ختم غوثیہ کا جواز

حسب الارشاد

پیر طریقت حضرت صاحبزادہ پیر محمد شفیع صاحب قادری
سجادہ نشین دربار عالیہ غوثیہ ڈھوڈا شریف ضلع گجرات

مصنف

مولانا ابو الحامد محمد ضیاء اللہ قادری اشرفی
خطیب جامع مسجد علامہ عبد الحکیم علیہ الرحمۃ تحصیل بازار سیالکوٹ

ناشر
قادری کتب خانہ
تحصیل بازار، ۹۰ سیٹھی پلازہ سیالکوٹ
0336-8678692

ختم غوثیہ کا جواز

حسب الارشاد

پیر طریقت حضرت صاحبزادہ پیر محمد شفیع صاحب قادری

سجادہ نشین دربار عالیہ غوثیہ ڈھوڈا شریف ضلع گجرات

مصنفہ

مولانا ابو الحامد محمد ضیاء اللہ قادری اشرفی

خطیب جامع مسجد علامہ عبد الحکیم علیہ الرحمۃ تحصیل بازار سیالکوٹ

ناشر

قادری کتب خانہ

تحصیل بازار سیالکوٹ

نام کتاب ——— ختم غوثیہ کا جواز

مصنف ——— مولانا ابوالحامد محمد ضیاء اللہ قادری اشرفی

صفحات ——— ۶۴

کتابت ——— محمد ارشد سلیم قادری (آف چٹو ادم)

عبدالغنی (آف چرنڈ)

ناشر ——— محمد حامد ضیا، قادری کتب خانہ

تحصیل بازار سیالکوٹ

فون ——— رہائش: ۵۸۶۶۷۳

دفتر: ۵۹۱۰۰۸

مطبع ———

قیمت ——— ۵۰ روپے

بار ——— ششم

ماخذ کتاب

۱- قرآن پاک
۲- تفسیر کبیر از امام فخرالدین رازی علیہ الرحمۃ
۳- تفسیر ابن جریر از امام محمد بن جریر طبری ؍؍
۴- تفسیر در منثور از امام جلال الدین سیوطی ؍؍
۵- تفسیر خازن از امام علی بن محمد خازن ؍؍
۶- تفسیر روح المعانی از امام محمود آلوسی ؍؍
۷- تفسیر معالم التنزیل از امام ابو محمد الحسین ؍؍
۸- تفسیر قرطبی از امام قرطبی ؍؍
۹- تفسیر ابوالسعود از امام ابو محمد الحسین بغوی ؍؍
۱۰- تفسیر روح البیان از امام اسماعیل حقی ؍؍
۱۱- تفسیر عزیزی از شاہ عبدالعزیز دہلوی ؍؍
۱۲- الادب المفرد از امام محمد بن اسمٰعیل بخاری ؍؍
۱۳- طبرانی شریف از امام ابوالقاسم سلیمان بن احمد طبرانی ؍؍
۱۴- مشکوٰۃ از امام ابو عبداللہ محمد بن عبداللہ ؍؍
۱۵- مستدرک از امام ابو عبداللہ حاکم ؍؍
۱۶- ابن عساکر ؍؍
۱۷- عمل الیوم واللیلۃ از امام ابن السنی ؍؍
۱۸- طبقات ابن سعد ؍؍
۱۹- مواہب اللدنیہ از امام احمد قسطلانی ؍؍
۲۰- کتاب الشفاء از قاضی عیاض علیہ الرحمۃ
۲۱- زرقانی از امام محمد بن عبدالباقی ؍؍
۲۲- شواہد الحق از امام یوسف بن اسماعیل نبھانی ؍؍
۲۳- الوفاء از امام عبدالرحمٰن جوزی ؍؍
۲۴- افضل الصلوات از علامہ یوسف نبھانی ؍؍
۲۵- کتاب الاذکار از امام یحییٰ بن شرف النووی ؍؍
۲۶- مدارج النبوت از شیخ عبدالحق محدث دہلوی ؍؍
۲۷- اخبار الاخیار ؍؍ ؍؍ ؍؍ ؍؍ ؍؍
۲۸- نور الایمان از امام یحییٰ بن شرف النووی ؍؍
۲۹- خصائص کبریٰ از امام جلال الدین سیوطی ؍؍
۳۰- حصن حصین از امام محمد بن محمد جزری ؍؍
۳۱- تاریخ ابن اثیر از ابوالحسن علی بن ابی الکرم شیبانی ؍؍
۳۲- مثنوی شریف از مولینا جلال الدین رومی ؍؍
۳۳- ازالۃ الخفاء از شاہ ولی اللہ دہلوی ؍؍
۳۴- اطیب النغم از شاہ ولی اللہ دہلوی ؍؍
۳۵- انتباہ فی سلاسل اولیاء ؍؍ ؍؍ ؍؍ ؍؍
۳۶- رد المحتار از امام ابن عابدین شامی ؍؍
۳۷- جواہر خمسہ از شاہ محمد غوث گوالیاری ؍؍
۳۸- بہجۃ الاسرار از ابوالحسن نورالدین شطنوفی ؍؍

۳۹- قلائد الجواہر از علامہ محمد بن یحییٰ حلبی علیہ الرحمۃ
۴۰- نزہۃ الخاطر الفاتر از ملا علی قاری "
۴۱- تحفۂ قادریہ از شاہ ابوالمعالی لاہوری "
۴۲- زلیخا از علامہ عبدالرحمٰن جامی "
۴۳- قصیدہ امام اعظم از امام ابوحنیفہ "
۴۴- قصیدہ بردہ شریف از امام شرف الدین بوصیری "
۴۵- مسدس از الطاف حسین حالی
۴۶- تحفۃ الذاکرین از محمد بن علی شوکانی
۴۷- ہدیۃ المہدی از مولوی وحید الزماں
۴۸- گلزارِ معرفت از حاجی امداد اللہ
۴۹- نالۂ امداد غریب " " "
۵۰- قصائد قاسمی از مولوی قاسم نانوتوی
۵۱- عطر الوردہ از مولوی ذوالفقار علی
۵۲- نشر الطیب از مولوی اشرف علی تھانوی
۵۳- امداد الفتاویٰ از اشرف علی تھانوی
۵۴- فتاویٰ اشرفیہ از " "
۵۵- فتاویٰ رشیدیہ از رشید احمد گنگوہی
۵۶- تذکرۃ الرشید از مولوی عاشق الٰہی میرٹھی
۵۷- کراماتِ امدادیہ از مولوی اشرف علی تھانوی
۵۸- فیض الباری از مولوی انور شاہ کشمیری
۵۹- المنتخب از اشرف علی تھانوی
۶۰- الدامہ والدواء از نواب صدیق حسن بھوپالی
۶۱- نفخ الطیب از نواب صدیق حسن بھوپالی
۶۲- سید البشر از قاضی سلیمان منصور پوری
۶۳- آزاد کی کہانی اُس کی اپنی زبانی۔
۶۴- اہلحدیث امرتسر، جولائی ۱۹۱۶ء
۶۵- الاعتصام لاہور یکم مارچ ۱۹۵۷ء
۶۶- منصبِ امامت از مولوی اسماعیل دہلوی۔

۶۷- کیمیائے سعادت از امام غزالی علیہ الرحمۃ
۶۸- البدایہ والنہایہ از ابن کثیر
۶۹- صراطِ مستقیم از اسماعیل دہلوی۔
۷۰- سراجاً منیرا از ابراہیم میر

نحمدہٗ ونصلی ونسلم علیٰ رسولہ الکریم
امّا بعد
اعوذ باللہ من الشیطٰن الرجیم
بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اہلِ سنّت وجماعت مسلک وہ مہذب مسلک ہے جسمیں نجات ہے توحید ورسالت پر ایمان جیسا کہ اسلام کی تعلیم ہے۔ اسی مسلک کا ہے۔ عقائد اہلِ سنّت وجماعت ادلّہ اربعہ سے ثابت ہیں۔

بعض حضرات توحید کی آڑ لیکر اہلِ سنّت وجماعت کے عقائد اور نظریات کو شرکیہ قرار دیتے ہیں۔ جبکہ فتوے لگانے والے اور توحید کرنے والے حضرات کے عقائد اور نظریات صریحًا قرآن وحدیث کے خلاف ہیں۔ چند ایک درج کیے جاتے ہیں۔

خدا تعالیٰ جھوٹ بول سکتا ہے۔ انسان جو بُرے افعال کرتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ بھی کر سکتا ہے۔ اللہ تعالیٰ مجسّم ہے۔ محتاج ہے۔ اللہ تعالیٰ بھولا دینے والا ہے۔ اللہ تعالیٰ اپنی مثل پیدا کر سکتا ہے۔ اللہ کی صفات حادث ہیں۔ وغیرھم۔

ل عقائد پر تفصیلاً بحث دیکھنے کے لیے فقیر کی کتاب وہابی مذہب اور اہلِ سنّت وجماعت کون ہیں؟ کتابوں کا مطالعہ فرمائیں۔ فقیر قادری غفرلہٗ

اگر رسولِ پاک صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم کی ذاتِ بابرکات اُمتیوں اور غلاموں کو کوئی فائدہ نہیں پہنچا سکتے تو پھر کلمہ طیبہ کے دوسرے جزو میں محمد رسول اللہ کہنے کا کیا مقصد ہے، اور اسلام کی پہلی بنیاد صرف لا الٰہ الا اللہ ہونی چاہئے تھی۔ اور دوسری محمد رسول اللہ۔

جبکہ اسلام کی پہلی بنیاد توحید اور رسالت ہے۔ لہٰذا ذی شعور حضرات کبھی بھی یہ نہیں کہہ سکیں گے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلّم کا کوئی فائدہ نہیں۔ اور نہ ہی وہ فائدہ پہنچا سکتے ہیں۔ میرے نبی پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلّم کی شریعتِ مطہرہ کا مطالعہ فرمائیں۔ تو اللہ تعالیٰ اپنے محبوب صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم کے اُمتیوں کو بھی بڑے بڑے اعزاز عطا فرماتے ہیں چنانچہ قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے۔

اَلَآ اِنَّ اَوْلِيَآءَ اللّٰهِ لَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ۔	سن لو بیشک اللہ کے ولیوں پر نہ کچھ خوف ہے نہ کچھ غم۔ (پ [illegible] ع ۱۲)
لَا يَسْتَوِيْٓ اَصْحٰبُ النَّارِ وَ اَصْحٰبُ الْجَنَّةِ اَصْحٰبُ الْجَنَّةِ هُمُ الْفَآئِزُوْنَ ۝ (پ۲۸ ع۶)	دوزخ والے اور جنّت والے برابر نہیں۔ جنّت والے ہی مُراد کو پہنچے۔

نبی پاک صاحبِ لولاک صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم نے ارشاد فرمایا ہے۔

يَشْفَعُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ ثَلٰثَةٌ اَلْاَنْبِيَآءُ ثُمَّ الْعُلَمَآءُ ثُمَّ الشُّهَدَآءُ (مشکوٰۃ ص۴۹۵)	قیامت کے دن تین گروہ شفاعت کریں گے۔ انبیاء پھر علماء پھر شہداء

کتبِ احادیث میں ملکِ شام کے ابدالوں کی شان میں ہے۔

وَبِهِمْ يُرْزَقُوْنَ وَبِهِمْ يُمْطَرُوْنَ وَبِهِمْ يُنْصَرُوْنَ۔	اور ان کے صدقے رزق دیا جاتا ہے اور بارش ہوتی ہے اور مدد دی جاتی ہے۔

پھر نمازِ جنازہ کو ہی لیجئے، نابالغ بچے کی نمازِ جنازہ میں تیسری تکبیر کے بعد یہ کہا جاتا ہے۔

اَللّٰهُمَّ اجْعَلْهُ لَنَا فَرَطًا وَّاجْعَلْهُ لَنَآ اَجْرًا وَّذُخْرًا وَّاجْعَلْهُ لَنَا شَافِعًا وَّمُشَفَّعًا ؕ

الٰہی اس (لڑکے) کو ہمارے لیے آگے پہنچ کر سامان کرنے والا بنا دے۔ اور اسکو ہمارے لیے اجر (کا موجب) اور وقت پر کام آنے والا بنا دے، اور اسکو ہماری شفاعت کرنے والا بنا دے اور وہ جسکی سفارش منظور ہو جائے۔

معلوم ہُوا کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم کی اُمت کے اولیاء، علماء حق اور شُہداء بھی فائدہ اور نفع پہنچا سکتے ہیں۔ حتیٰ کہ اُمت کے نابالغ بچے بھی نفع اور فائدہ پہنچاتے ہیں گے۔

توحید کی آڑ لیکر انبیاء اولیاء کی توہین کرنا اسلام نہیں بلکہ اسلام نے اغیار کو یہ واشگاف الفاظ میں بتایا ہے کہ اگر اللہ تعالیٰ کے رسول، نبی اور اولیاء اتنی قوّت، طاقت اور تصرف کے مالک ہیں۔ تو خود اللہ تعالےٰ کی قوّت اور طاقت کا کون اندازہ کر سکتا ہے۔

اسلام یہ قطعاً نہیں بتاتا کہ صرف اللہ تعالیٰ ہی ہے اور اس کے رسول اور نبی کچھ نہیں۔ قرآن پاک میں موجود ہے۔

وَلِلّٰهِ الْعِزَّةُ وَلِرَسُوْلِهٖ وَلِلْمُؤْمِنِيْنَ ۝ (پ۲۸ ع۱۳)	اور عزت تو اللہ اور اس کے رسول اور مسلمانوں ہی کے لیے ہے۔

ختمِ غوثیہ اہلِ سنت و جماعت کا ایک معمول ہے اس میں قطعاً شرک کی کوئی بو نہیں۔ اس میں نبی پاک صاحبِ لولاک صلے اللہ تعالےٰ علیہ وآلہ وسلم اور اولیاء اللہ علیہم الرضوان کو حرفِ ندا سے یاد کیا ہے۔ اس کے ساتھ ساتھ یہ عقیدہ بھی اس میں بالوضاحت موجود ہے کہ ان کو جو قوت اور طاقت ہے وہ باذن اللہ ہے۔ جیسا کہ ختمِ غوثیہ میں ہی ہے۔

یَا حَضْرَتْ غَوْثْ اَغِثْنَا بِاِذْنِ اللّٰہِ۔

کون کم عقل اور بیوقوف کہہ سکتا ہے کہ ختمِ غوثیہ پڑھنے والے اللہ تعالیٰ کی قوت اور طاقت کا انکار کرتے ہیں۔ یا توحید سے انکار کرتے ہیں۔

زیرِ نظر رسالہ میں ختمِ غوثیہ کے الفاظ نقل کر کے قرآن و حدیث اور مستند محدثین، مفسرین اور اولیاء کاملین علیہم الرحمۃ کی مستند کتب کی روشنی میں ان کا ٹھوس ثبوت درج کیا ہے۔ تاکہ سادہ لوح مسلمان ایمان اور اسلام کے ڈاکوؤں کے ہتھکنڈوں سے محفوظ رہیں۔ مسلکِ حق اہلِ سنت و جماعت کے عقائد و نظریات پر صمیمِ قلب سے ایمان رکھیں۔

مولا کریم بجاہ النبی العظیم علیہ افضل الصلوٰۃ والتسلیم اس رسالہ کو شرفِ قبولیت بخشتے ہوئے عامۃ المسلمین کے لیے مفید بنائے۔ (آمین)

فقیر ابوالحامد محمد ضیاء اللہ القادری الاشرفی غفرلہٗ
خطیب مرکزی جامع مسجد علامہ عبدالحکیم علیہ الرحمۃ
تحصیل بازار سیالکوٹ شہر
فون: رہائش ۵۸۹۹۶۳، دفتر ۵۵۱۹۹۶

ترکیب ختم شریف غوثیہ

اَلْحَمْدُ شریف ۱۱ مرتبہ۔ درُود شریف ۱۱۱ مرتبہ

سُبْحَانَ اللّٰہِ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ وَلَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ ط وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ ط ۱۱ مرتبہ

خُذْ بِیَدِیْ شَیْئًا لِلّٰہِ یَا حَضْرَۃ سُلْطَان شَیْخ سَیِّد عَبْدُ الْقَادِر جِیْلَانِی اَلْمَدَد۔ ۱۱۱ مرتبہ

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط

اَلَمْ نَشْرَحْ لَکَ صَدْرَکَ ۝ وَوَضَعْنَا عَنْکَ وِزْرَکَ ۝ الَّذِیْٓ اَنْقَضَ ظَھْرَکَ ۝ وَرَفَعْنَا لَکَ ذِکْرَکَ ۝ فَاِنَّ مَعَ الْعُسْرِ یُسْرًا ۝ اِنَّ مَعَ الْعُسْرِ یُسْرًا ۝ فَاِذَا فَرَغْتَ فَانْصَبْ ۝ وَاِلٰی رَبِّکَ فَارْغَبْ۔ ۱۲۱ مرتبہ

سُورۃ یٰسین ایک مرتبہ۔ یَا بَاقِیْ اَنْتَ الْبَاقِیْ ۱۱۱ مرتبہ

یَا کَافِیْ اَنْتَ الْکَافِیْ ۱۱۱ مرتبہ۔ یَا شَافِیْ اَنْتَ الشَّافِیْ ۱۱۱ مرتبہ

یَا ھَادِیْ اَنْتَ الْھَادِیْ ۱۱۱ مرتبہ۔ یَا ھَادِیْ یَا مُتَوِّبْ ۱۱۱ مرتبہ

یَا حَضْرَۃ سَیِّدَ الْعَرَبِ وَالْعَجَمِ ط شَیْئًا لِلّٰہِ مُشْکِل کُشَا بِالْخَیْر

فَسَهِّلْ یَا اِلٰهِیْ كُلَّ صَعْبٍ بِحُرْمَةِ سَیِّدِ الْاَبْرَارِ سَهِّلْ ۔

یَا حَضْرَةُ یَا سَرْوَرْ یَا صِدِّیْق یَا عُمَر یَا عُثْمَان یَا حَیْدَر

یَا شَبِّیْر یَا شَبَّر شرکن دفع خیر آور ۔ ۱۱۱ مرتبہ

یا حضرت شاہ محی الدین مشکل کشا بالخیر ۔ ۱۱۱ مرتبہ

یَا حَضْرَةُ غَوْث اَغِثْنَا بِاِذْنِ اللّٰهِ ۔ ۱۱۱ مرتبہ

امداد کُن امداد کُن، از رنج و غم آزاد کُن، در دین و دُنیا شاد کُن

یا غوثِ اعظم دستگیر ۱۱۱ مرتبہ

یَا شَیْخ سَیِّد عَبْدُ الْقَادِرْ شَیْئًا لِلّٰهِ ۔ ۱۱۱ مرتبہ

مشکلاتِ بے عدد داریم شیئاً للہ غوث الاعظم پیریا ۳ مرتبہ

ما ہمہ محتاج تو حاجت روا المدد یا غوثِ اعظم سیدا ۳ مرتبہ

خُذْ بِیَدِیْ یَا شَاہ جِیْلَانْ خُذْ بِیَدِیْ شَیْئًا لِلّٰهِ اَنْتَ

نُوْرُ اَحْمَد صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمْ ۳ مرتبہ

وقت امداد یا شہ بغداد رس بفریاد یا شہ بغداد ۳ مرتبہ

درود شریف ۱۱۱ مرتبہ ۔ الحمد شریف ۱۱ مرتبہ ۔ قُل شریف ۱۱ مرتبہ

مندرجہ بالا ختم شریف کے بعد کلمہ شریف اور اسم ذات کا ذکر کیا جائے اور شجرہ شریف پڑھا جائے ۔

ختم شریف غوثیہ میں نبی پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے وسیلہ جلیلہ سے اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں مشکلات حل کرنے کی التجا ہے ۔

فَسَهِّلْ یَا اِلٰهِیْ كُلَّ صَعْبٍ بِحُرْمَةِ سَیِّدِ الْاَبْرَارِ سَهِّلْ

وسیلہ قرآن وسنت سے ثابت ہے ۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے ۔

یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ وَابْتَغُوْۤا اِلَیْهِ الْوَسِیْلَةَ وَ جَاهِدُوْا فِیْ سَبِیْلِهٖ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ ۔ (پ ۶ ع ۱۰)

اے ایمان والو ۔ اللہ سے ڈرو ۔ اور اُسکی طرف وسیلہ ڈھونڈو اور اس کی راہ میں جہاد کرو ۔ اس امید پر کہ فلاح پاؤ ۔ لہ

شاہ ولی اللہ محدث دہلوی علیہ الرحمۃ نے وسیلہ سے مُراد مُرشد لکھا ہے ۔ (القول الجمیل ص۳۶)

اسی طرح اللہ تعالیٰ نے نبی پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے وسیلہ جلیلہ سے یہود کا بارگاہ الٰہی میں دعا مانگنا اور کفار پر فتح حاصل کرنا مذکور ہے ۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے ۔

وَكَانُوْا مِنْ قَبْلُ یَسْتَفْتِحُوْنَ عَلَی الَّذِیْنَ كَفَرُوْا فَلَمَّا جَآءَهُمْ مَّا عَرَفُوْا كَفَرُوْا بِهٖ فَلَعْنَةُ اللّٰهِ عَلَی الْكٰفِرِیْنَ ۔ (پ ۱ ع ۱۱)

اور اس سے پہلے وہ اسی نبی کے وسیلہ سے کافروں پر فتح مانگتے تھے ۔ تو جب تشریف لایا ۔ ان کے پاس وہ جانا پہچانا اس سے منکر ہو بیٹھے تو اللہ کی لعنت منکروں پر ۔

سرکار سیدنا آدم علیہ السلام کا بھی نبی پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کا وسیلہ لیکر دعا کرنا کتب احادیث میں موجود ہے ۔ سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ سے مروی ہے ۔ کہ رسول کریم علیہ افضل الصلوٰۃ والتسلیم نے فرمایا ۔ جب حضرت آدم علیہ السلام سے لغزش

لہ دیوبندی اور غیر مقلدین حضرات کے متفقہ اسماعیل دہلوی نے بھی وسیلہ سے مُراد شیخ کامل لکھا ہے (صراط مستقیم ص۶۰)

ہوئی تو انہوں نے عرض کیا۔

یَا رَبِّ بِحَقِّ مُحَمَّدٍ لَمَّا غَفَرْتَ لِیْ — اے میرے پروردگار محمد مصطفےٰ صلی اللہ تعالےٰ علیہ وآلہٖ وسلم کے وسیلے سے مجھے معاف فرمادے۔

تو اللہ تعالےٰ نے فرمایا۔

کَیْفَ عَرَفْتَ مُحَمَّدًا — اے آدم علیہ السلام تو نے حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو کیسے پہچانا ہے۔

تو آدم علیہ السلام نے عرض کیا۔

اِنَّكَ لَمَّا خَلَقْتَنِیْ بِیَدِكَ وَنَفَخْتَ فِیَّ مِنْ رُّوْحِكَ رَفَعْتُ رَأْسِیْ فَرَاَیْتُ عَلٰی قَوَائِمِ الْعَرْشِ مَكْتُوْبًا لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ فَعَلِمْتُ اَنَّكَ لَمْ تُضِفْ اِلٰی اسْمِكَ اِلَّا اَحَبَّ الْخَلْقِ اِلَیْكَ

جب تُو نے مجھکو اپنے دستِ قدرت سے پیدا فرمایا اور مجھ میں روح پھونکی تو میں نے اپنے سر کو اُٹھا کر اُوپر دیکھا تو عرش کے ستونوں پر لَا اِلٰہَ اِلَّا اللہُ محمد رسول اللہ لکھا ہوا دیکھا۔ پس اس سے میں نے جان لیا کہ جس ہستی کا نام تو نے اپنے اسم شریف کے ساتھ ملا کر لکھا ہے۔ وہ تمام مخلوق سے بڑھکر تجھ کو محبوب ہے۔ تو اللہ تعالےٰ نے فرمایا۔ اے آدم علیہ السلام تُو نے سچ کہا قَدْ غَفَرْتُ لَكَ بے شک میں نے تمہاری لغزش معاف فرمادی۔ لَوْلَا مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ مَا خَلَقْتُكَ اگر محمد مجتبےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات نہ ہوتی تو میں تجھے پیدا ہی نہ فرماتا۔ (خصائص کبریٰ ص۱۴ ج۱، طبرانی ص۸۲، ۸۳ ج۲، مستدرک ص۶۱۵ ج۲، ابن عساکر ص۳۵۵ ج۲، کتاب الوفا ص۳۳ ج۱، مواہب اللدنیہ ص۱۲، شواہد الحق ص۱۳۷، زرقانی شریف ص۶۲ ج۱، افضل الصلوٰۃ ص۱۱۷، تفسیر عزیزی ص۱۸۳ ج۱)

ختم شریف میں نبی پاک صاحبِ لولاک حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو ندائیہ لفظ یا سے پکارا جاتا ہے۔ خلفاء راشدین علیہم الرضوان، سیدنا امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور سیدنا غوثِ اعظم شیخ سیدنا عبد القادر جیلانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو پکارا جاتا ہے۔ مثلاً

یا حضرت یا سرور یا صدیق یا عمر یا عثمان یا حیدر
یا شبیر یا شبر شر کن دفع خیر آور
یا شیخ سید عبد القادر جیلانی شیئاً للہ
یا حضرت غوث اغثنا باذن اللہ
امداد کن امداد کن از رنج و غم آزاد کن
در دین و دنیا شاد کن یا غوث الاعظم دستگیر

مقبولانِ خدا کو پکارنا۔ مددگار سمجھنا۔ حاجت روا سمجھنا قرآن وحدیث سے ثابت ہے۔ اہلِ سنت وجماعت سرورِ عالم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم، خلفاء راشدین، اہلبیت اطہار علیہم الرضوان اور اولیاء الرحمٰن علیہم الرحمۃ کو باذن اللہ مشکل کشا، حاجت روا، مددگار سمجھتے ہیں جیسا کہ

یا حضرت غوث اغثنا باذن اللہ

سے واضح ہے۔ اب آپ کے سامنے اس کے ثبوت میں سب سے پہلے قرآن پاک کی آیاتِ طیبات پیش کی جاتی ہیں۔ جن سے ثابت ہے کہ اللہ تعالیٰ کے علاوہ اللہ کی مخلوق سے بھی مدد مانگنا جائز ہے۔

سرورِ کائنات، مفخرِ موجودات علیہ افضل الصلوٰۃ والتسلیمات کو پکارنا اور اولیاء الرحمٰن

کو پکارنا یہ شرک نہیں ہے بلکہ قرآن و حدیث کی تعلیمات کے عین مطابق ہے۔ اس سلسلہ میں سب سے پہلے قرآنی آیات اور سرورِ عالم نورِ مجسم، سرِّ اعظم، شفیع معظم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم کی احادیث شریفہ پیش کی جاتی ہیں۔ تاکہ قرآن و حدیث سے بے بہرہ لوگوں اور قرآن و حدیث پر عامل حضرات پر کفر و شرک کی مشین چلانے والے حضرات کے دامِ تزویر اور فریب کاری کے ہتھکنڈوں میں پھنسے ہوئے سادہ لوح مسلمانوں کی ہدایت اور مسلکِ حق اہلسنّت وجماعت کے پیروکار حضرات کی تشفی کا سبب ہو۔ خداوند کریم قرآنِ پاک میں ارشاد فرماتا ہے۔

اِنَّمَا وَلِیُّکُمُ اللّٰہُ وَرَسُوْلُہٗ وَالَّذِیْنَ اٰمَنُوا الَّذِیْنَ یُقِیْمُوْنَ الصَّلٰوۃَ وَیُؤْتُوْنَ الزَّکٰوۃَ وَھُمْ رَاکِعُوْنَ ۰ (پ ۶ ع ۱۲)

تمہارا مددگار اللہ ہے اور اس کا رسول اور ایمان والے جو کہ نماز قائم کرتے ہیں، زکوٰۃ دیتے ہیں اور اللہ کے حضور جھکے ہوئے ہیں۔

اس آیت شریفہ میں اللہ تعالیٰ نے ولی کی صفت جو اپنے لیے ارشاد فرمائی ہے وہی اپنے پیارے رسول اور مومنوں کے لیے بیان فرمائی ہے۔ اگر اللہ تعالیٰ کے علاوہ کسی کو ولی یا مددگار ماننا شرک ہوتا تو اللہ تعالیٰ کبھی بھی اپنے پیارے رسولِ مقبول صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم اور اس کے ماننے والوں کے متعلق ولی کا لفظ استعمال نہ فرماتا۔

معلوم ہوا کہ دیوبندی غیر مقلد تبلیغی اور مودودی حضرات قرآنِ پاک کو نہیں سمجھے اگر بزعم خود وہ سمجھتے ہیں تو پھر قصداً اللہ تعالیٰ کے ارشادات کی مخالفت کر کے شرک کے فتوے لگاتے ہیں۔

ولی کا معنٰے دیوبندیوں کے مولوی اشرف علی تھانوی کے نزدیک بھی مددگار ہیں۔

چنانچہ تھانوی صاحب نے سورہ رعد کی اس آیت کے ترجمہ میں ولی کا معنٰے مددگار کیا ہے آیت اور ترجمہ ملاحظہ ہو۔

قُلْ اَفَاتَّخَذْتُمْ مِّنْ دُوْنِہٖٓ اَوْلِیَآءَ لَا یَمْلِکُوْنَ لِاَنْفُسِھِمْ نَفْعًا وَّلَا ضَرًّا ۔ (پ ۱۳ ع ۸)

آپ یہ کہیے کہ کیا پھر تم نے خدا کے سوا دوسرے مددگار قرار دے رکھے ہیں جو خود اپنی ذات کے نفع نقصان کا بھی اختیار نہیں رکھتے۔

شاہ ولی اللہ محدث دہلوی کے صاحبزادہ رفیع الدین دہلوی نے اس آیت میں اولیاء کا معنٰے کارساز کیا ہے چنانچہ رفیع الدین صاحب دہلوی کا ترجمہ بھی ملاحظہ ہو۔

(ترجمہ) کہہ کیا پس پکڑے ہیں تم نے سوائے اس کے کارساز، نہیں اختیار میں رکھتے واسطے جانوں اپنی کے نفع اور نہ ضرر۔

اللہ کریم نے سورۃ التحریم میں بھی اپنے محبوب پاک صلی اللہ علیہ وسلم کو فرمایا۔

فَاِنَّ اللّٰہَ ھُوَ مَوْلٰہُ وَجِبْرِیْلُ وَصَالِحُ الْمُؤْمِنِیْنَ وَالْمَلٰٓئِکَۃُ بَعْدَ ذٰلِکَ ظَھِیْرٌ ۔ (پ ۲۸ ع ۱۹)

تو بیشک اللہ ان کا مددگار ہے اور جبریل اور نیک ایمان والے اور اس کے فرشتے مدد پر ہیں۔

مَوْلٰہُ کا معنٰے

علامہ آلوسی علیہ الرحمۃ جو کہ دیوبندی، غیر مقلد، مودودی اور تبلیغی جماعت کے، وہابیوں کے اکابر کے نزدیک بھی مستند مفسر ہیں نے اپنی تفسیر روح المعانی کے صفحہ ۱۵۳ جلد ۸، مطبوعہ بیروت میں مَوْلٰہُ کا معنٰی نَاصِرُہٗ کیا ہے۔ ناصر کا معنٰے سب اُردو خواں حضرات کو بھی آتا ہے کہ مددگار ہے۔

تو اللہ کریم نے اپنے پیارے حبیب لبیب علیہ افضل الصلوٰۃ والتسلیم کو فرمایا۔

اے محبوب بیشک اللہ تعالیٰ تیرا مددگار ہے اور جبریل اور نیک مومن تیرے مددگار ہیں اور اس کے بعد فرشتے تیرے پشت پناہ ہیں۔

اس آیت میں مولا کی صفت اللہ تعالیٰ نے اپنے لیے جبریل اور صالح مومنین کے لیے بھی بیان فرماتی ہے تو معلوم ہوا کہ اللہ بھی مولا ہے جبریل بھی اور صالح مومنین بھی مولا ہیں اور مولا کا معنے مددگار ہے۔

اللہ کریم کی ذات بابرکات نے جس قرآنِ پاک میں شرک کی مذمت اور بیخ کنی فرماتی ہے اُسی قرآنِ پاک میں وہ اپنے علاوہ جبریل اور صالح مومنین کو بھی مولا و مددگار فرما رہا ہے۔ تو پھر یہ حق پسند حضرات کو کہنا پڑے گا کہ انبیاء کرام۔ جبریل امین اور اولیاء اللہ کو مددگار سمجھنا اور کہنا شرک نہیں ہے بلکہ یہ عین اسلام ہے اور مشیت ایزدی کے مطابق ہے۔ اگر یہ شرک ہوتا تو اللہ کریم کبھی بھی جبریل اور صالح مومنین کے لیے **مولا** کا لفظ استعمال نہ فرماتا جو کہ اُس نے اپنے لیے بھی استعمال فرمایا ہے۔

صالح المومنین سے کون مُراد ہیں

مستند تفاسیر میں صالح المومنین سے مُراد صدیق اکبر، عمر فاروقِ اعظم، عثمانِ غنی، علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہم کی ذاتِ بابرکات اور دیگر صحابہ کرام علیہم الرضوان بھی مُراد ہیں۔ جیساکہ تفسیر کبیر تفسیر ابن جریر تفسیر روح البیان۔ تفسیر روح المعانی تفسیر درمنثور۔ تفسیر خازن تفسیر معالم التنزیل تفسیر قرطبی تفسیر ابوالسعود وغیرہم پڑھکر دیکھیں۔ تو پھر ختم غوثیہ شریف میں جو اہلسنت وجماعت یہ پڑھتے ہیں۔

یَا حَضْرَتْ یَا سَرْوَرْ، یَا صِدِّیْق، یَا عُمَرْ، یَا عُثْمَانْ، یَا حَیْدَرْ یَا شَبِّیْرْ، یَا شَبَّرْ، شَرْ کُنْ دَفْعْ خَیْرْ آوَرْ۔ بالکل قرآنِ پاک کی تعلیم کے مطابق ہے۔

حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے جب اسلام قبول فرمایا۔ تو اللہ تعالیٰ نے اپنے حبیب لبیب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کو فرمایا۔

يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ حَسْبُكَ اللَّهُ وَمَنِ اتَّبَعَكَ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ	اے غیب کی خبریں بتانے والے (نبی)، اللہ تمہیں کافی اور یہ جتنے مسلمان تمہارے پیرو ہوتے کافی ہیں۔
(پ۱۰ ع ۵)	

اس آیہ شریفہ میں اپنے حبیب پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو فرمایا کہ اے محبوب تجھے تیرا اللہ بھی کافی ہے اور تیرے تابع فرمان مومنین بھی کافی ہیں۔

اس فرمانِ الٰہی سے مخالفوں کے اس اعتراض کا بھی قلع قمع ہو گیا جو یہ کہتے ہیں۔ اللہ کو مددگار سمجھنے کے بعد کسی دوسرے سے مدد طلب کرنے کا کیا مقصد ہے، خُدا تعالیٰ کے ہوتے ہوئے کسی دوسرے کی کوئی ضرورت نہیں ہے وہابی مولویوں کو تو اس کی سمجھ آگئی مگر معاذ اللہ ان کے عقیدہ کے مطابق خُداوند کریم کو خود اس کا علم نہ ہوا۔ تب ہی تو فرما رہا ہے۔ اے میرے محبوب حَسْبُكَ اللَّهُ وَمَنِ اتَّبَعَكَ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ۔ اور جو وہابیہ کے نزدیک خود ساختہ نام نہاد توحید ہے اُس کے مطابق صرف حَسْبُكَ اللَّهُ ہونا چاہیے تھا وَمَنِ اتَّبَعَكَ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ نہیں ہونا چاہیے۔

معلوم ہوا الحمد للہ رب العالمین: اہلسنت وجماعت کا عقیدہ خُداوند کریم جل جلالہ کے فرمان کے مطابق ہے اور قرآنِ پاک پر عمل ہے۔

اللہ تعالیٰ اسی سپارے میں دوسرے مقام پر فرماتا ہے۔

هُوَ الَّذِیۡۤ اَیَّدَكَ بِنَصۡرِهٖ وَبِالۡمُؤۡمِنِیۡنَ ۙ (پ ع ۴)

وہی جس نے تجھکو قوت دی ساتھ یاری اپنی کے اور قوت دی ساتھ مومنوں کے،

ان آیاتِ طیبات میں اللہ تعالیٰ نے اپنے انبیاء کرام مُرسلین عظام اور اولیاء اللہ سے مدد مانگنا اور ایک دوسرے کی مدد کرنے کا ثبوت درج فرمایا ہے، نیز اللہ تعالیٰ نے اپنے مددگار ہونے اور رسولِ پاک صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے مددگار ہونے، صحابہ کرام علیہم الرضوان اور اولیاء اللہ علیہم الرحمۃ کے مددگار ہونے کا بھی ذکر قرآن پاک میں فرمایا ہے لہٰذا ختم غوثیہ میں یہ پڑھنا۔

یا حضرت یا سرور یا صدیق
یا عمر یا عثمان یا حیدر
یا شبیر یا شبر
شر کن دفع خیر آور

بالکل قرآن پاک کی تعلیم کے مطابق ہے اس کو شرک قرار دینا سراسر جہالت ہے اللہ تعالیٰ نے قرآن پاک میں انبیاء کرام علیہم السلام کا مخلوق سے مدد طلب کرنے کا بھی کئی آیاتِ طیبات میں ذکرِ خیر فرمایا ہے اگر مخلوق سے مدد مانگنا شرک ہوتا، جیسا کہ غیر مقلدین، دیوبندی، تبلیغی جماعت اور جماعت اسلامی کا عقیدہ ہے تو اللہ تعالیٰ کے جلیل المرتبت نبی کبھی بھی اللہ کی مخلوق سے مدد نہ مانگتے،

بلکہ یوم میثاق اللہ تعالیٰ نے انبیاء کرام علیہم السلام کی ارواحِ طیبات کو اکٹھا کر کے جو وعدہ لیا اور تاکید فرمائی اور جس وعدہ پر اپنی گواہی کا بھی ذکر فرمایا۔ وہ وعدہ صرف اور صرف دو چیزوں کے متعلق تھا۔ ایک تو نبی آخر الزماں شہنشاہ مُرسلاں حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی ذاتِ اقدس پر ایمان لانا۔ اور دوسرا ان کی مدد فرمانا۔

اگر اللہ تعالیٰ کے علاوہ مخلوق میں سے کسی کی مدد کرنا اور مدد کرنے کی طاقت رکھنا اور مدد طلب کرنا شرک ہوتا تو اللہ تعالیٰ خود اپنے انبیاء کرام علیہم السلام سے یہ وعدہ نہ لیتا، قرآن پاک میں وہ ارشاد باری تعالیٰ اسطرح ہے۔

وَاِذۡ اَخَذَ اللّٰهُ مِیۡثَاقَ النَّبِیّٖنَ لَمَاۤ اٰتَیۡتُكُمۡ مِّنۡ كِتٰبٍ وَّحِكۡمَةٍ ثُمَّ جَآءَكُمۡ رَسُوۡلٌ مُّصَدِّقٌ لِّمَا مَعَكُمۡ لَتُؤۡمِنُنَّ بِهٖ وَلَتَنۡصُرُنَّهٗ ؕ قَالَ ءَاَقۡرَرۡتُمۡ وَاَخَذۡتُمۡ عَلٰى ذٰلِكُمۡ اِصۡرِىۡ ؕ قَالُوۡۤا اَقۡرَرۡنَا ؕ قَالَ فَاشۡهَدُوۡا وَاَنَا مَعَكُمۡ مِّنَ الشّٰهِدِیۡنَ ۞

اور یاد کرو جب اللہ نے پیغمبروں سے ان کا عہد لیا، جو میں تم کو کتاب اور حکمت دوں، پھر تشریف لائے تمہارے پاس وہ رسول کہ تمہاری کتابوں کی تصدیق فرماتے تو تم ضرور ضرور اس پر ایمان لانا اور ضرور ضرور اس کی مدد کرنا فرمایا کیوں تم نے اقرار کیا؟ اور اس پر میرا بھاری ذمہ لیا، سب نے عرض کی ہم نے اقرار کیا، فرمایا تو ایک دوسرے پر گواہ ہو جاؤ، اور میں آپ تمہارے ساتھ گواہوں میں ہوں۔ (پ ۳ ع ۱۷)

اس آیۂ شریفہ میں انبیاء کرام سے لَتُؤْمِنُنَّ بِهٖ وَلَتَنْصُرُنَّهٗ کے الفاظ موجود ہیں۔ نصرت کا معنے مدد ہے۔

معلوم ہوا کہ انبیاء کرام علیہم السلام کا امداد فرمانا منشاء ایزدی کے مطابق ہے اور انبیاء کو مددگار سمجھنا عینِ اسلام ہے، اس کو شرک قرار دینا سراسر اسلام اور قرآن کی مخالفت ہے، بلکہ مخالفتِ ربانی ہے۔

قرآن پاک میں اللہ تعالیٰ نے حضرت موسےٰ علیہ السلام کا اُسکی بارگاہ سے وزیر کے لیے عرض کرنے کا ذکر بھی فرمایا ہے' یاد رہے وزیر کا معنے بوجھ اُٹھانے والا مددگار ہے۔ چنانچہ حضرت موسےٰ علیہ السلام نے عرض کیا۔

وَاجْعَلْ لِّیْ وَزِیْرًا مِّنْ اَهْلِیْ	اور میرے لیے میرے گھر والوں میں
هٰرُوْنَ اَخِی ۙ اشْدُدْ بِهٖ اَزْرِیْ	سے میرے واسطے یار اور مددگار کر

دے، میرے بھائی ہارون کو اس سے میری کمر مضبوط کر۔ (پ۱۶ ع ۱۱)

حضرت موسیٰ علیہ السلام نے اپنا مددگار اپنا بھائی حضرت ہارون کے متعلق بارگاہِ ایزدی میں عرض کیا۔ ساتھ ہی یہ عرض کیا کہ اس سے میری کمر مضبوط کر، تو اللہ تعالیٰ نے حضرت موسےٰ علیہ السلام کو یہ نہیں فرمایا کہ جب میں تو تیرا رب اور مددگار ہوں پھر مخلوق میں سے وزیر، مددگار اور پشت پناہ کی کیا ضرورت ہے۔ اللہ تعالیٰ نے انکار نہیں فرمایا، بلکہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کے عرض کے مطابق حضرت ہارون علیہ السلام کو حضرت موسیٰ علیہ السلام کا وزیر بنا دیا۔

دوستو! رسول اور نبی شرک کی جڑیں کاٹنے والا ہوتا ہے۔ بلکہ شرک کا قلع قمع کرنے کے لیے آتا ہے، اگر اللہ تعالیٰ کے علاوہ مخلوق میں سے کسی کو اپنا وزیر، مددگار، پشت پناہ قرار دے، تو یہ شرک نہیں بلکہ اسلام کے عین مطابق ہے۔

اللہ تعالیٰ نے حضرت عیسیٰ علیٰ نبینا علیہ الصلوٰۃ والسلام کا اپنے اُمتیوں سے مدد مانگنے کا ذکر اس طرح قرآنِ پاک میں فرمایا ہے۔

فَلَمَّاۤ اَحَسَّ عِیْسٰی مِنْهُمُ	پھر جب عیسیٰ نے ان سے کفر پایا۔
الْكُفْرَ قَالَ مَنْ اَنْصَارِیْۤ اِلَى اللّٰهِ	بولا کون میرے مددگار ہوتے ہیں۔
قَالَ الْحَوَارِیُّوْنَ نَحْنُ	اللہ کی طرف حواریوں نے کہا ۔ ہم
اَنْصَارُ اللّٰهِ ۔ (پ۳ ع ۱۳)	دینِ خدا کے مددگار ہیں۔

شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی رحمۃ اللہ القوی نے والقمر اذا انشق کی تفسیر بیان کرتے ہوئے فرمایا ہے۔ کہ

بعضے از خواص اولیاء اللہ راکہ آلہ جارحہ تکمیل و ارشاد بنی نوع خود گردانیدہ اند دریں حالت ہم تصرف در دنیا دادہ و استغراق آنہا بجہت کمال وسعت تدارک آنہا مانع توجہ بایں سمت نمے گردد و اویسیاں تحصیل کمالات باطنی از آنہا مے نمایند و ارباب حاجات و مطالب حلِ مشکلاتِ خود از انہا مے طلبند و مے یابند و زبانِ حالِ آنہا دراں وقت ہم مترنم بایں مقالات است۔ ؎ من آیم بجاں گر تو آئی بہ تن

بعض خاص اولیاء اللہ جنہیں اللہ تعالیٰ نے محض اپنے بندوں کی ہدایت و ارشاد کے لیے پیدا کیا۔ ان کو اس حالت میں بھی اس عالم کے تصرف کا حکم ہوا ہے اور اس طرف متوجہ ہوتے ان کا استغراق بوجہ کمال وسعت تدارک انہیں روکتا اور اویسی سلسلہ کے لوگ باطنی کمالات انہی سے حاصل کرتے ہیں۔ حاجت مند اور اہلِ غرض لوگ اپنی مشکلات کا حل انہی سے چاہتے ہیں اور جو چاہتے ہیں، وہ پاتے بھی ہیں۔ اور زبانِ حال سے یہ ترنم سے پڑھتے ہیں۔

من آئیم بجاں گر تو آئی بہ تن [1]

(یعنی اگر تم میری طرف بدن سے آؤ گے تو میں تمہاری طرف جان سے آؤں گا۔)

قاضی ثناء اللہ پانی پتی علیہ الرحمۃ نے اپنی تفسیر مظہری میں وَلَا تَقُوْلُوْا لِمَنْ يُّقْتَلُ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اَمْوَاتٌ بَلْ اَحْيَآءٌ وَّلٰكِنْ لَّا تَشْعُرُوْنَ ۝ کی تفسیر کرتے ہوئے فرماتے ہیں۔

اِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى يُعْطِيْ لِاَرْوَاحِهِمْ قُوَّةَ الْاَجْسَادِ فَيَذْهَبُوْنَ مِنَ الْاَرْضِ وَالسَّمَآءِ وَالْجَنَّةِ حَيْثُ يَشَآءُوْنَ وَيَنْصُرُوْنَ اَوْلِيَآءَهُمْ وَيُدَمِّرُوْنَ اَعْدَآءَهُمْ

بیشک اللہ تعالیٰ ان کی روحوں کو قوتِ جسمانی بخشتا ہے، پس وہ زمین و آسمان اور جنت میں جہاں چاہیں جاتے ہیں، اپنے دوستوں کی مدد فرماتے ہیں۔ اور اپنے دشمنوں کو ہلاک کرتے ہیں۔

[1] پورا شعر اسطرح ہے: مرا زندہ پندار چوں خویشتن من آئیم بجاں گر تو آئی بہ تن
مجھے اپنی مانند زندہ سمجھو اگر تم میری طرف بدن سے آؤ گے تو میں تمہاری طرف جان سے آؤں گا۔ (فقیر ابو الحامد محمد ضیاء اللہ القادری غفرلہٗ)

لہ تفسیر عزیزی پ۳۰ ص۱۱۳۔

(تفسیر مظہری ص— جلد ۲)

دیوبندی اور وہابیوں کے ممدوح علامہ قطب الدین دہلوی فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کے لیے زمانہ کو طی و بسط کرتا ہے، یعنی کبھی زیادہ زمانہ تھوڑا اور کبھی تھوڑا زمانہ زیادہ ہو جاتا ہے۔ (مظاہر حق ص۲۸۹ جلد ۴)

شیخ محقق شیخ المحدثین عبدالحق محدث دہلوی علیہ الرحمۃ نے اشعۃ اللمعات ص۱۴۰؍ ج۱ فارسی میں تحریر فرمایا ہے۔ [1]

ہر کہ استمداد کردہ شود بہ وے در حیات استمداد کردہ مے شود بوے بعد از وفات ویکے از مشائخ گفتہ دیدم چہار کس را از مشائخ کہ تصرف می کنند در قبور خود مانند تصرفہا ایشاں در حیات خود یا بیشتر قومے گویند کہ امداد حی قوی تر است ومن مے گوئم کہ امداد میت قوی تر و اولیاء را در اکوان تصرف حاصل ہست و آں نیست مگر ارواح ایشاں را و ارواح باقی است۔

جس سے زندگی میں امداد طلب کی جا سکتی ہے اُس سے بعد وفات بھی طلب کی جا سکتی ہے مشائخ میں سے ایک بزرگ فرماتے ہیں کہ میں نے مشائخ میں سے چار آدمیوں کو دیکھا کہ وہ اپنی قبروں میں (بعد از انتقال) اسی طرح تصرف کر رہے ہیں، جسطرح زندگی میں فرماتے تھے یا اُس سے بھی زیادہ، ایک گروہ کا خیال ہے کہ زندہ کی امداد بہت زیادہ ہے لیکن میرا یہ خیال ہے کہ مُردہ کی امداد بہ نسبت زندہ کے زیادہ قوی ہے اور اولیاء اللہ کو اکوان عالم میں تصرف حاصل ہے اور یہ تصرف انکی روحوں کو حاصل ہے۔ اور وہ باقی ہیں۔

[1] امام غزالی علیہ الرحمۃ نے بھی کیمیائے سعادت میں تحریر فرمایا ہے۔

وَالْمُؤْمِنُوْنَ وَالْمُؤْمِنٰتُ   اور مسلمان مرد اور مسلمان عورتیں
بَعْضُهُمْ اَوْلِيَاءُ بَعْضٍ ۔ (پ۱۰ ع۱۵)   ایک دوسرے کے مددگار ہیں۔
یٰاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اسْتَعِیْنُوْا   اے ایمان والو صبر اور نماز
بِالصَّبْرِ وَالصَّلٰوۃِ ۔ (پ۲ ع۳)   سے مدد چاہو۔

اگر اللہ تعالیٰ کے علاوہ کسی سے مدد طلب کرنا شرک ہوتا تو اللہ ایمان والوں کو صبر اور نماز سے مدد طلب کرنے کا حکم نہ فرماتا۔ کیونکہ اسْتَعِیْنُوْا امر اور حکم ہے کہ صبر اور نماز سے مدد طلب کرو۔

تَعَاوَنُوْا عَلَی الْبِرِّ وَالتَّقْوٰی ۔ (پ۶ ع۵) نیکی اور پرہیزگاری پر ایک دوسرے کی مدد کرو معاونت کا معنے مدد ہے۔ نیکی اور پرہیزگاری کے کاموں میں ایک دوسرے کی مدد کرنا خدا تعالیٰ کا حکم ہے۔ تَعَاوَنُوْا بھی امر کا صیغہ ہے۔

وَاَیَّدْنٰهُ بِرُوْحِ الْقُدُسِ ۔ (پ۳ ع۱) اور ہم نے پاک روح سے اس کی مدد کی۔

اللہ تعالیٰ نے اس جملہ میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی حضرت جبریل امین سے مدد فرمانے کا تذکرہ فرمایا ہے۔ جبریل مخلوق ہے۔ معلوم ہوا۔ کہ اللہ کریم نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی حضرت جبریل سے مدد فرمائی۔

اَلْاَخِلَّاءُ یَوْمَئِذٍ بَعْضُهُمْ لِبَعْضٍ   گہرے دوست اس دن ایک دوسرے
عَدُوٌّ اِلَّا الْمُتَّقِیْنَ ۔ (پ۲۵ ع۲)   کے دشمن ہوں گے۔ مگر پرہیزگار۔

اللہ تعالیٰ نے قرآن پاک میں ایک عام امتی کا حضرت موسیٰ علیہ السلام سے استغاثہ اور مدد طلب کرنے کا تذکرہ اِس طرح فرمایا ہے۔

ھٰذَا مِنْ شِیْعَتِهٖ وَھٰذَا مِنْ   ایک موسیٰ کے گروہ سے تھا اور دوسرا اس
عَدُوِّهٖ فَاسْتَغَاثَهُ الَّذِیْ مِنْ   کے دشمنوں سے تو وہ جو اس کے گروہ سے
شِیْعَتِهٖ عَلَی الَّذِیْ مِنْ عَدُوِّهٖ   تھا اس نے موسیٰ سے مدد مانگی اس پر جو اس کے
فَوَکَزَهٗ مُوْسٰی فَقَضٰی عَلَیْهِ   دشمنوں سے تھا تو موسیٰ نے اس کے گھونسا
(پ۲۰ ع۵)   مارا تو اس کا کام تمام کر دیا۔

اگر اللہ تعالیٰ کے علاوہ مخلوق سے استغاثہ کرنا شرک ہوتا تو اللہ تعالےٰ بلا انکار قرآن مجید میں اس کا ذکر نہ فرماتا۔ بلکہ اللہ تعالیٰ نے ذکر فرما کر مسلکِ حق اہلسنت وجماعت کے عقیدہ کی حقانیت پر مہر تصدیق ثبت فرما دی ہے۔

وَاِنِ اسْتَنْصَرُوْکُمْ فِی الدِّیْنِ   دین میں تم سے مدد چاہیں تو تم پر مدد
فَعَلَیْکُمُ النَّصْرُ ۔ (پ۱۰ ع۶)   دینا واجب ہے۔

اِسی رکوع میں اللہ تعالیٰ نے ہجرت کرنے والوں کو ایک دوسرے کا ولی قرار دیا ہے۔

وَالَّذِیْنَ اٰوَوْا وَّنَصَرُوْا اُولٰٓئِکَ   اور وہ جنہوں نے جگہ دی اور مدد کی۔ یہ
بَعْضُهُمْ اَوْلِیَاءُ بَعْضٍ ۔ (پ۱۰ ع۶)   لوگ آپس میں ایک دوسرے کے ولی ہیں۔

اسی رکوع میں اللہ تعالیٰ نے مدد کرنے والے مسلمانوں کی تعریف اِسطرح فرمائی ہے۔

وَالَّذِیْنَ اٰوَوْا وَّنَصَرُوْا اُولٰٓئِکَ   اور جنہوں نے جگہ دی اور مدد کی، وہی
هُمُ الْمُؤْمِنُوْنَ حَقًّا ۔ لَهُمْ   سچے ایمان والے ہیں۔ ان کے لیے بخشش ہے

مَغْفِرَةٌ وَّرِزْقٌ كَرِيْمٌ (پ۷ع۶) اور عزت کی روزی۔

شاہ ولی اللہ محدث دہلوی علیہ الرحمۃ نے اس کا ترجمہ کرتے ہوئے ولی کا معنے کارساز کیا ہے۔ چنانچہ ترجمہ یہ ہے۔ وآنانکہ جائے داوند و تصرف کردند ایں بعضے ایشاں کارساز بعض اند۔

وہابی اور دیوبندی اپنی دلیل میں جو آیت پیش کرتے ہیں۔ وہ اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَاِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ ہے۔ ہم اس آیہ شریفہ کی تفسیر شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی علیہ الرحمۃ سے پیش کرتے ہیں۔ جن کو وہابیوں کے نام نہاد مجدد اسماعیل دہلوی قتیل نے حجۃ اللہ علی العالمین وارث الانبیاء والمرسلین سید العلماء اور سند الاولیاء لکھا ہے۔ (صراط مستقیم فارسی ص ۴۲ مطبوعہ دہلی)

اس آیت کی تفسیر پڑھکر بھی اگر دیوبندی، غیر مقلد، وہابیوں کو سمجھ نہ آوے اور راہ راست پر نہ آویں تو پھر وہ اسلام کے مبلغ نہیں بلکہ ہٹ دھرم اور ضدی ہیں۔ اور قرآن پاک کی تفسیر بالرائے کرنے والے ہیں۔ بلکہ یہ کہنا بھی بجا ہے کہ ان کا قول کچھ فعل کچھ ہے اور یہ علماء حقانی کی شان نہیں بلکہ علماء سُو کا طریقہ ہے۔

شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی علیہ الرحمۃ اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَاِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ کی تفسیر کرتے ہوئے فرماتے ہیں۔ کہ

درینجا باید فہمید کہ استعانت از غیر بوجہیکہ اعتماد برآں غیر باشد واورا مظہر عون الٰہی نداند حرام است واگر التفات محض بجانب حق است و اورا

یکے از مظاہر عون الٰہی دانستہ و نظر بکارخانہ اسباب و حکمت او تعالےٰ دراں نمودہ بغیر استعانت ظاہری نماید بعید از عرفان نخواہد بود و در شرع نیز جائز و رواست و انبیاء و اولیاء ایں نوع استعانت بغیر کردہ اند۔ و درحقیقت ایں نوع استعانت بغیر نیست بلکہ بحضرت حق است لا غیر۔

ترجمہ۔ یہاں یہ سمجھنا چاہیئے کہ غیر خدا سے اس پر بھروسہ کرتے ہوئے اور اُسے مظہر امداد الٰہی نہ جانتے ہوئے مدد مانگنا حرام ہے۔ اور اگر مددگار حقیقی اللہ تعالیٰ کو جانے اور اولیاء۔ انبیاء۔ کو مددگار حقیقی کی مدد کا مظہر سمجھے اور یقیناً جانے کہ گو ظاہراً غیر اللہ اولیاء اللہ سے مدد طلب کی جاتی ہے۔ اور بظاہر وہی مدد کرتے ہیں۔ مگر حقیقتاً وہ مدد اللہ تعالیٰ ہی کی ہوتی ہے۔ اس واسطے کہ اُس خالق حقیقی کی قوت کے عطا کرنے کے بغیر کوئی کسی کی مدد نہیں کر سکتا۔ اسطرح مدد طلب کرنا عرفان سے خالی نہیں ہے۔ اور اس طرح مدد طلب کرنا شریعت میں بھی جائز اور روا ہے۔ اور اولیاء اللہ اور انبیاء کرام نے بھی اس قسم کی مدد غیر سے طلب کی ہے۔ دراصل اس قسم کی مدد طلب کرنا غیر سے مدد طلب کرنا نہیں ہے۔ بلکہ اللہ تعالیٰ سے ہی مدد طلب کرنا ہے۔

(تفسیر عزیزی فارسی ص ۸ جلد اول مطبوعہ دہلی)

ناظرین کرام! آپنے شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی علیہ الرحمۃ کی تفسیر پڑھی ہے۔ ختم غوثیہ پڑھنے والوں کا بالکل یہی عقیدہ ہے جو شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی علیہ الرحمۃ نے تحریر فرمایا ہے۔

ختم غوثیہ شریف میں جہاں یاحضرت یاسرور یاصدیق یاعُمر
یاعثمان یاحیدر یاشبیر یاشبر شرکن دفع خیر آور

یاحضرت غوث اغثنا باذن اللہ

یاشیخ سید عبدالقادر جیلانی شیأً للہ

پڑھا جاتا ہے۔ وہاں خداوند کریم کی بارگاہ میں

یَا بَاقِیْ اَنْتَ الْبَاقِیْ یَا شَافِیْ اَنْتَ الشَّافِیْ
یَا کَافِیْ اَنْتَ الْکَافِیْ یَا هَادِیْ اَنْتَ الْهَادِیْ

بھی عرض کیا جاتا ہے۔

شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی علیہ الرحمۃ جن کو وہابیوں کے مولوی ابراہیم صاحب میر سیالکوٹی نے بارگاہ نبوی کا حضوری قرار دیا ہے۔ (سراجاً منیرا …) نے جو تفسیر بیان کی ہے۔ وہ بالکل درست ہے اور یہی مسلمانوں کا عقیدہ ہے۔

ناظرین حضرات:۔ قرآن پاک کو یہ دیوبندی، غیر مقلد حضرات زیادہ سمجھے ہیں یا رسول پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور ان کے صحابہ کرام علیہم الرضوان ؟ ہر مسلمان یہی کہے گا کہ سرور عالم نورِ مجسم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم اور صحابہ کرام علیہم الرضوان زیادہ جانتے ہیں۔ اِیَّاكَ نَعْبُدُ وَاِیَّاكَ نَسْتَعِیْنُ پڑھ کر یارسول اللہ، یانبی اللہ کو شرک قرار دینے والے حضرات کو علم ہونا چاہیے۔ کہ سرورِ کائنات علیہ افضل الصلوٰۃ والتسلیمات کی اُمت کے جلیل المرتبت صحابی حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما جو سُنتِ مصطفویہ کے بڑے شیدائی

تھے اُنہوں نے بھی سرورِ کون ومکاں، سیاحِ لامکاں، سید مرسلین حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے انتقال کے بعد دُور دراز سے یَا مُحَمَّدُ پکارا۔

اس روایت کو جلیل المرتبت محدثین مثلاً امام بخاری، امام نووی، ابن السنی، قاضی عیاض، ابن جزری، شیخ عبدالحق دہلوی، علامہ عبدالغنی نابلسی علیہم الرحمہ نے اپنی اپنی مستند کتب میں درج فرمایا ہے۔ بلکہ غیر مقلدین وہابی حضرات کے قاضی شوکانی نے تحفۃ الذاکرین کے صفحہ ۲۳۹ مولوی وحیدالزماں نے ہدیۃ المہدی ص۲۳ پر بھی درج کی ہے۔ وہ روایت یہ پڑھیے اور مسلکِ حق اہلسنت وجماعت کی حقانیت کو تسلیم کیجیے۔

خَدِرَتْ رِجْلُ ابْنِ عُمَرَ فَقَالَ لَهٗ رَجُلٌ اُذْكُرْ اَحَبَّ النَّاسِ اِلَيْكَ فَقَالَ يَا مُحَمَّدُ۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کا پاؤں سُن ہو گیا تو ایک شخص نے اُن سے کہا کہ آپ اُس شخصیت کو یاد کریں۔ جو آپ کو سب سے زیادہ محبوب ہے۔ تو اُنہوں نے کہا یَا مُحَمَّدُ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم)

الادب المفرد ص۱۴۲ مطبوعہ مصر، عمل الیوم واللیلۃ ص۴۷، طبقات ابن سعد ص۱۵۴ ج۴
کتاب الشفا ص ۱۸/۲ ج، کتاب الاذکار ص۱۳۵ مدارج النبوۃ فارسی، نور الایمان فی زیارت
آثار حبیب الرحمان ص۸، ہدیۃ المہدی ص۲۳ تحفۃ الذاکرین ص۲۳۹ حصن حصین ص۲۳۶

سید المفسرین بالاتفاق علی الاطلاق حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ

تعالیٰ عنہما جنہوں نے پورے قرآن پاک کی تفسیر بھی لکھی ہے صحابی رسول ہیں ان کا عمل غیر مقلدین وہابی حضرات کے نواب صدیق حسن بھوپالی (جن کو وہابی حضرات مجدد اور اپنا سردار تسلیم کرتے ہیں۔) نے اپنی کتاب الداء والدواء میں اس طرح بیان کیا ہے۔

شرجی کہتے ہیں کہ ایک بار پاؤں ابن عباس کا سُن ہو گیا تھا۔ کہا یا مُحَمَّدُ صلے اللہ علیہ وسلم فی الفور کھل گیا۔ (الداء والدواء صفحہ ۳۶)

ابن اثیر نے صحابہ کرام علیہم الرضوان کا معمول ان الفاظ میں بیان فرمایا ہے۔

اِنَّ الصَّحَابَةَ بَعْدَ مَوْتِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ علیہ وسلم کَانَ شِعَارُھُمْ فِی الْحُرُوْبِ یَا مُحَمَّدُ۔	صحابہ کرام علیہم الرضوان کا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے انتقال کے بعد جنگوں میں شعار تھا کہ وہ یا مُحَمَّدُ کہتے ہیں۔

تاریخ فتوح الشام میں ہے کہ امین الامۃ ابو عبیدہ بن جراح رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے قنسرین سے کعب بن ضمرہ کو لڑائی کے لیے روانہ فرمایا۔ ایک ہزار سوار ساتھ دیئے۔ کعب بن ضمرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی لڑائی یوقنا سے ہوئی۔ اُس کے پانچ ہزار سپاہی تھے۔ غرضیکہ دس ہزار کا مقابلہ ٹھہر گیا۔ مسلمان جانبازیاں کر رہے تھے۔ اور کعب بن ضمرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ یا مُحَمَّدُ یا مُحَمَّدُ یا نصر اللہ اَنْزِلْ پکارتے تھے اور مسلمانوں کی طرف متوجہ ہو کر فرماتے تھے۔

یَا مَعَاشِرَ الْمُسْلِمِیْنَ اُثْبُتُوْا فَاِنَّمَا ھِیَ سَاعَةٌ وَاَنْتُمُ الْاَعْلَوْنَ (فتوح الشام صفحہ ۱۸۱)	اے مسلمانوں کے گروہ! ثابت قدمی دکھاؤ پس جان لو، یہی گھڑی ہے اور تم غالب ہونے والے ہو۔

قارئین کرام! وہ صحابہ کرام علیہم الرضوان جو قرآن پاک کی تفسیر اور معانی ہم سے بہت زیادہ جانتے تھے، وہ تو سرور عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کو ان کے انتقال کے بعد یا مُحَمَّدُ، یا رسول اللہ کہہ کر پکارتے تھے۔ اگر یہ شرک ہوتا تو کبھی نہ پکارتے۔

مولانا جلال الدین رومی علیہ الرحمۃ نے اپنی مثنوی شریف میں نصرانیوں کا سرور عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی آمد آمد سے پہلے بھی ان کے نام نامی اسم گرامی سے مدد طلب کرنا اور فتح حاصل کرنے کا تذکرہ اسطرح فرمایا ہے۔

بود در انجیل نام مصطفےٰ	آں سر پیغمبراں بحر صفا
طائفہ نصرانیاں بہر ثواب	چوں رسیدندی بداں نام و خطاب
بوسہ دادندے برآں نام شریف	رو نہادندے براں وصف لطیف
اندریں قصہ کہ گفتیم آں گروہ	ایمن از فتنہ بدند و از شکوہ
ایمن از شر امیران و وزیر	در پناہ نام احمد مستجیر
نسل ایشاں نیز ہم بسیار شد	نور احمد ناصر آمد یار شد
نام احمد ایں چنیں یاری کند	تاکہ نورش چوں نگہداری کند
نام احمد چوں حصارے شد حصیں	تا چہ باشد ذات آں روح الامین۔

ترجمہ۔ انجیل میں امام الانبیاء، بحر صفا حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کا نام مبارک درج تھا۔ نصرانیوں کا ایک گروہ جب انجیل پڑھتے پڑھتے آپ کے نام مبارک اور خطاب تک پہنچتا تو ثواب کے حصول کی

غرض سے اُس نامِ مُبارک پر بوسہ دیتا اور لکھے ہُوئے اوصاف وکمالات کو صدق اور یقین سے تسلیم کرتا۔ اور اُس پر اپنی پیشانی رکھتا۔ اُس کی برکت سے وہ گروہ فتنہ اور فساد سے محفوظ تھا۔ اور حضرت احمد مجتبےٰ صلّی اللہ تعالےٰ علیہ وآلہٖ وسلّم کے نامِ مُبارک کی پناہ میں امیر وزیر کے شر سے بے فکر تھا۔ نُورِ احمدی کی نصرت اور مدد سے ان لوگوں کی نسل نے بہت ترقی کی جب آپ کا نام مبارک اُس طرح یاری اور مدد کرتا ہے، تو اُس کے نُورِ مُبارک کی شان کتنی بلند ہے۔ جب آپ کا نام مبارک امن وحفاظت کا مضبوط قلعہ ہے۔ تو ذاتِ پاک کی رفعت وعظمت کیا ہوگی۔

(مثنوی شریف)

تاریخِ واقدی میں درج ہے کہ ایک رات بطلیوس دس ہزار فوج لیکر قلعہ سے باہر نکلا۔ اور مُسلمانوں پر شب خون مارا۔ مُسلمان پریشان ہُوئے۔ اور ہنگامہ برپا ہوگیا۔ حضرت خالد بن ولید رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ نے اُسی وقت پکار کر عرض کیا۔

وَاغَوْثَاہُ وَامُحَمَّدَاہُ — اے محمد مصطفےٰ صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وسلّم
وَاسلامَاہُ کَیْدَ قَوْمِیْ — میری قوم کے ساتھ مکر کیا گیا ہے،
وَرَبِّ الْکَعْبَۃِ۔ — فریاد رسی کیجئے، تاکہ سلامت رہیں۔

تاریخِ کامل ابنِ اثیر میں موجود ہے۔ کہ حضرت عمر فاروقِ اعظم رضی اللہ عنہٗ کی شہادت کے بعد کا واقعہ ہے کہ قحط پڑا جسے عام الرمادہ کہتے ہیں۔ اس

قحط میں حضرت سیّدنا بلال مزنی رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ سے ان کی قوم بنی مزنیہ نے درخواست کی، کہ ہم ہلاک ہو رہے ہیں۔ کوئی بکری ذبح کیجئے۔ آپ نے فرمایا۔ بکریوں میں کچھ نہیں رہا۔ قوم نے اصرار کیا۔ آخر بکری ذبح کی گئی۔ کھال اُتاری تو سُرخ ہڈّی ہی نکلی۔ یہ دیکھکر حضرت بلال مزنی رضی اللہ تعالےٰ عنہٗ نے نداء دی۔ یَا مُحَمَّدَاہُ تو سرورِ کائنات علیہ افضل الصّلوٰۃ والسّلام خواب میں تشریف لائے۔ اور بشارت دی۔ (تاریخ کامل ابنِ اثیر صفحہ ۲۳۵/۲۲)

[illegible]

امام رازی علیہ الرحمۃ کا عقیدہ

سیّد المفسّرین امام فخر الدین رازی علیہ الرحمۃ وَاِذْقَالَ رَبُّكَ لِلْمَلٰٓئِكَةِ اِنِّیْ جَاعِلٌ فِی الْاَرْضِ خَلِیْفَةً کی تفسیر میں سیّد المفسّرین بالاتفاق علی الاطلاق سیّدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالےٰ عنہما سے روایت درج فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جو جنگل میں پھنس جائے تو کہے۔ اَعِیْنُوْنِیْ عِبَادَ اللہِ یَرْحَمُكُمُ اللہ اللہ کے بندو میری مدد کرو اللہ تعالےٰ تم پر رحم فرمائے۔ (تفسیر کبیر صفحہ ۲۶۴/ ج ۱)

امام جزری علیہ الرحمۃ کا عقیدہ

امام جزری علیہ الرحمۃ نے اپنی شہرۂ آفاق کتاب حصن حصین میں حدیث شریف درج فرمائی ہے۔ کہ

وَاِنْ اَرَادَ عَوْنًا فَلْیَقُلْ یَا — جب مدد حاصل کرنے کا ارادہ ہو
عِبَادَ اللہِ اَعِیْنُوْنِیْ یَا — تو کہے اے اللہ کے بندو میری مدد
عِبَادَ اللہِ اَعِیْنُوْنِیْ یَا — کرو۔ اے اللہ کے بندو میری مدد کرو

عِبَادَ اللهِ اَعِیْنُوْنِیْ ۔ اے اللہ کے بندو میری مدد کرو ۔

(حصن حصین ص ۱۶۳)

امام نووی شارح مسلم علیہ الرحمۃ کا عقیدہ

امام نووی شارح مسلم علیہ الرحمۃ نے اپنی کتاب مستطاب کتاب الاذکار میں ایک واقعہ درج فرمایا ہے کہ

حَکٰی لِیْ بَعْضُ شُیُوْخِنَا اَلْکِبَارِ فِی الْعِلْمِ اَنَّہٗ اَنْفَلَتَتْ لَہٗ دَابَّۃٌ اَظُنُّہَا بَغْلَۃً وَکَانَ یَعْرِفُ ھٰذَا الْحَدِیْثَ فَقَالَہٗ فَحَبَسَہَا اللهُ عَلَیْہِمْ فِی الْحَالِ وَکُنْتُ اَنَا مَرَّۃً مَعَ جَمَاعَۃٍ فَانْفَلَتَتْ مِنْہَا بَہِیْمَۃٌ وَعَجَزُوْا عَنْہَا فَقُلْتُہٗ فَوَقَفَتْ فِی الْحَالِ بِغَیْرِ سَبَبٍ سِوٰی ھٰذَا الْکَلَامِ ۔

مجھ سے ایک بہت بڑے بزرگ نے اپنا واقعہ بیان فرمایا کہ میرا خچر بھاگ گیا ۔ اور مجھے یہ حدیث شریف (تم میں سے اگر کسی کا جانور جنگل میں بھاگ جائے تو اُسے چاہیئے کہ یوں کہے اے اللہ کے بندو میری مدد کرو) یاد تھی ۔ تو میں نے فوراً اَعِیْنُوْنِیْ یَا عِبَادَ اللهِ کہہ کر پکارا تو اللہ کریم نے اس خچر کو اُسی وقت رُوک لیا ۔ علامہ نووی علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں کہ میں بذاتِ خود ایک جماعت کے ساتھ جا رہا تھا کہ ہمارا چوپایہ بھاگ گیا ۔ سب اس کو پکڑنے سے عاجز آگئے تو میں نے بھی یہی (اعینونی یا عباد اللہ) کہا تو چوپایہ فی الفور رُک گیا اور ہم کو مل گیا ۔ اس پکار کے علاوہ ہم نے کچھ بھی نہ کیا تھا ۔

(کتاب الاذکار ص ۲۰۱ مطبوعہ مصر)

مخالفین کے معتقد علماء قاضی شوکانی اور وحید الزمان کی تائید

مندرجہ بالا واقعہ کو غیر مقلدین اہلحدیث حضرات کے معتقد عالم قاضی محمد بن علی شوکانی نے اپنی کتاب تحفۃ الذاکرین صفحہ ۱۸۱ مطبوعہ مصر پر درج کرکے تائید کردی ہے اور وہابیہ کے مفسّر اور محدّث نواب وحید الزمان حیدر آبادی نے بھی اپنی کتاب ہدیۃ المہدی جس کے ٹائیٹل پیج پر "مشتمل عقائد اہلحدیث" لکھا ہے کے صفحہ ۲۳ جلد ۱ پر یہ حدیث شریف درج کی ہے ۔

اِذَا انْفَلَتَتْ دَابَّۃُ اَحَدِکُمْ فَلْیُنَادِ اَعِیْنُوْنِیْ یَا عِبَادَ اللهِ ۔

شامی کا حوالہ

دیوبندی حضرات حنفی کہلا کر سادہ لوح حنفی مسلمانوں کو دھوکہ دینے میں سرگرم عمل ہیں ۔ اُن کی تشفی کے لئے فقہ حنفی کی کتاب المعروف ردالمحتار شامی شریف کا حوالہ پیشِ خدمت ہے ۔

اِنَّ الْاِنْسَانَ اِذَا ضَاعَ لَہٗ شَیْءٌ وَاَرَادَ اَنْ یَّرُدَّہُ اللهُ سُبْحَانَہٗ عَلَیْہِ فَلْیَقِفْ عَلٰی مَکَانٍ عَالٍ مُسْتَقْبِلَ الْقِبْلَۃِ وَیَقْرَءُ الْفَاتِحَۃَ یُھْدِیْ ثَوَابَہَا لِلنَّبِیِّ عَلَیْہِ السَّلَامُ ثُمَّ یُھْدِیْ ثَوَابَ ذٰلِکَ لِسَیِّدِیْ اَحْمَدَ بْنِ عَلْوَانَ یَقُوْلُ یَا سَیِّدِیْ

جس کسی کی کوئی چیز گم ہو جائے اور وہ چاہے کہ اللہ تعالےٰ وہ چیز واپس دلادے تو کسی اُونچی جگہ پر قبلہ کی طرف مُنہ کرکے کھڑا ہو اور سورۃ فاتحہ پڑھ کر اس کا ثواب نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کو ہدیہ کرے پھر سیدی احمد بن علوان کو ہدیہ کرے پھر کہے اے میرے آقا اے احمد بن

يَا أَحْمَدُ وَيَا ابْنَ عُلْوَانَ إِنْ لَّمْ
تَرُدَّ عَلَيَّ ضَالَّتِيْ وَإِلَّا نَزَعْتُكَ
مِنْ دِيْوَانِ الْأَوْلِيَاءِ فَإِنَّ اللّٰهَ
تَعَالٰى يَرُدُّ عَلٰى مَنْ قَالَ
ذٰلِكَ ضَالَّتَهٗ بِبَرَكَتِهٖ

علوان اگر آپ نے چیز نہ دی تو میں آپ کو
دفتر اولیاء سے نکال دوں گا بس اللہ
تعالیٰ اُسکی گمی ہوئی چیز ان کی برکت
سے واپس دلا دے گا۔

(ردالمحتار ص ۳۴۲ باب اللقطہ)

شیخ محمد غوث گوالیاری علیہ الرحمۃ صاحب جواہر خمسہ کا عقیدہ

شیخ محمد غوث گوالیاری علیہ الرحمۃ وہ باکمال بزرگ ہیں۔ کہ بڑے بڑے محدث اُن کے خوشہ چین اور نیاز مند ہیں۔ شاہ عبدالرحیم محدث دہلوی۔ شاہ ولی اللہ محدث دہلوی علیہما الرحمۃ جیسی شخصیتیں اِن کی عقیدت مند ہیں۔ اُن کی کتاب جواہر خمسہ کا وظیفہ کرنے والی ہیں اور اجازت حاصل کرنے والی ہیں۔ جواہر خمسہ کے اعمال اور وظائف میں یہ عمل اور وظیفہ بھی ہے۔

نَادِ عَلِيًّا مَظْهَرَ الْعَجَائِبِ
تَجِدْهُ عَوْنًا لَّكَ فِي النَّوَائِبِ
كُلُّ هَمٍّ وَّغَمٍّ سَيَنْجَلِيْ
بِوِلَايَتِكَ يَا عَلِيُّ يَا عَلِيُّ
يَا عَلِيُّ۔ (جواہر خمسہ ص)

مولا علی کرم اللہ وجہہ کو پکارو جو
مظہر عجائب ہیں تو انہیں مصائب
میں مددگار پائے گا، سب رنج و غم
دُور ہو جائیں گے آپ کی امداد سے
یا علی یا علی یا علی۔

شاہ ولی اللہ محدث دہلوی علیہ الرحمۃ کا عقیدہ

شاہ ولی اللہ محدث دہلوی رحمۃ اللہ القوی نے جواہر خمسہ کی اجازت لینے

اُستاذ حدیث مولانا ابوطاہر مدنی اور شیخ محمد سعید لاہوری علیہما الرحمۃ سے لی چنانچہ شاہ ولی اللہ محدث دہلوی علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں ؎

ایں فقیر خرقہ از دست شیخ ابوطاہر
کردی پوشیدہ و ایشاں بعمل آنچہ در جواہر
خمسہ ہست اجازت دادند۔
(انتباہ فی سلاسل اولیاء ص۱۵۱)

اس فقیر (شاہ ولی اللہ) نے خرقہ شیخ
ابوطاہر کردی کے ہاتھ سے پہنا اور
انہوں نے اس کے عمل کی اجازت دی
جو جواہر خمسہ میں ہیں۔

شاہ ولی اللہ محدث دہلوی علیہ الرحمۃ نے دُعا سیفی اور جواہر خمسہ کی سند بھی انتباہ فی سلاسل اولیاء ص۱۵۱ پر درج فرمائی ہے۔ تو یہ واضح ہوا کہ شاہ ولی اللہ محدث دہلوی علیہ الرحمۃ بھی اپنے وظائف میں یا علی یا علی پڑھتے تھے۔

ملا علی قاری حنفی، علامہ حلبی اور شیخ عبدالحق محدث علیہم کا عقیدہ

شیخ ابوالحسن علی الخباز علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں کہ میں نے شیخ محی الدین عبدالقادر جیلانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے سنا کہ آپ نے فرمایا۔

مَنِ اسْتَغَاثَ بِيْ فِيْ كُرْبَةٍ
كُشِفَتْ عَنْهُ وَمَنْ نَادَانِيْ
بِاسْمِيْ فِيْ شِدَّةٍ فُرِّجَتْ
عَنْهُ وَمَنْ تَوَسَّلَ بِيْ
فِيْ حَاجَةٍ قُضِيَتْ حَاجَتُهٗ

جس شخص نے مجھے مصیبت کے وقت
پکارا تو میں اس سے مصیبت دُور کرتا ہوں
اور جس نے میرا نام لیکر پکارا تو میں تکلیف
دُور کر دیتا ہوں اور جس نے میرا وسیلہ
لیا کسی حاجت میں تو میں اُسکی حاجت

(نزہتہ الخاطر ص ۹۱ قلائد الجواہر ص ۴۶) پوری کرتا ہوں۔
(اخبار الاخیار ص ۲۶ مطبوعہ دیوبند)

علامہ شطنوفی، علامہ حلبی، شاہ ابوالمعالی اور ملا علی قاری علیہم الرحمہ کا عقیدہ

اُمتِ محمدیہ کی جلیل المرتبت شخصیات نے اپنی تصانیف میں سیدنا غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے مرید کا ایک واقعہ درج فرمایا ہے جو کہ پیشِ خدمت ہے۔

شیخ عبداللہ جبائی علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں کہ ہمدان میں ظریف نامی شخص سے میری ملاقات ہوئی یہ شخص دمشق کا رہنے والا تھا۔ اس نے مجھ سے یہ واقعہ بیان کیا کہ نیشاپور کے راستہ میں بشر المفرضی سے میری ملاقات ہوئی۔ یہ چودہ اونٹوں پر شکر لادے ہوئے جا رہے تھے انہوں نے مجھ سے بیان کیا کہ ہمیں راستہ میں ایک بیابان جنگل پر اترنے کا اتفاق ہوا۔ جو بہت ہی خوفناک تھا اور وہاں ٹھہرنا بہت مشکل تھا۔ جب پہلی رات کو اونٹ لادے جا چکے تو ان میں سے میرے چار اونٹ گم ہو گئے۔ میں نے ہر چند ان کو تلاش کیا مگر کچھ پتہ نہ چلا۔ میں قافلہ سے جدا ہو گیا اور شتربان بھی میرے ساتھ رہ گیا۔ جب صبح ہوئی۔

دَعَوْتُ الشَّیْخَ عَبْدَ الْقَادِرِ — میں نے شیخ عبدالقادر رضی اللہ تعالیٰ
رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ وَکَانَ قَالَ لِیْ — عنہ کو پکارا کیونکہ آپ نے مجھ سے فرمایا تھا
اِنْ وَقَعْتَ فِیْ شِدَّۃٍ فَنَادِنِیْ — کہ جب تمہیں کوئی مشکل پیش آئے تو تم
فَاِنَّہَا تُکْشَفُ عَنْکَ فَقُلْتُ — مجھ کو پکارنا تمہاری مشکل حل ہو جائیگی
یَا شَیْخُ عَبْدَ الْقَادِرِ جِمَالِیْ — پس میں نے عرض کیا یا شیخ عبدالقادر
فُقِدَتْ وَنَظَرْتُ اِلٰی مَطْلَعِ — میرے اونٹ نامعلوم کہاں چلے گئے ہیں

ضَوْءِ الْفَجْرِ۔ — اور میں ان کو صبح تک تلاش کرتا رہا مگر کہیں نہیں ملے اور میں قافلہ سے بچھڑ گیا ہوں۔

استغاثہ کے فوراً بعد ہی مجھے ایک شخص ٹیلے پر دکھائی دیا جس نے سفید لباس پہنا ہوا تھا۔ اس نے مجھے ہاتھ سے ایک طرف اشارہ کر کے بتلایا پھر جب میں نے اس ٹیلے پر چڑھ کر دیکھا تو وہ آدمی مجھے نظر نہ آیا۔ اور ٹیلے کے دامن میں مجھے اپنے اونٹ بیٹھے دکھائی دیئے۔ ان کا بوجھ ان پر اسی طرح لدا ہوا تھا ہم نے انہیں پکڑ لیا۔ اور قافلہ سے جا ملے۔

(قلائد الجواہر ص ۶۸ مطبوعہ مصر تفریح الخاطر ص ۳۷ تحفہ قادریہ ص ۴۷)

قارئین کرام! ان تمام مستند اکابر کی مستند تصانیف سے اظہر من الشمس ہے۔ انبیاء اللہ علیہم السلام۔ خلفاء راشدین، اہلِ بیت اطہار صحابہ کرام علیہم الرضوان اور اولیاء کرام علیہم الرحمۃ کو پکارنا جائز ہے۔ ان سے استغاثہ کرنا بالکل جائز ہے اور اولیاء اللہ کا معمول رہا ہے۔ نیز یہ بھی ثابت ہوا کہ یا شیخ سید عبدالقادر جیلانی شیئاً للہ کہنا بالکل درست اور صحیح ہے۔ اس میں کسی قسم کا شرک و کفر نہیں۔

دیوبندی اکابر کے فتوے

اب دیوبندی اکابر کی تحریروں سے اس کے جواز کا بیان درج کیا جاتا ہے۔

مولوی رشید احمد گنگوہی کا فتویٰ

مولوی رشید احمد صاحب گنگوہی یا شیخ عبدالقادر جیلانی شیئاً للہ پڑھنے کے

متعلق فتوے ارشاد فرماتے ہیں کہ ۔ جو شخص اِن کلمات (یا شیخ عبدالقادر جیلانی شیئاً للہ) میں اثر جان کر پڑھتا ہے ۔ وہ کافر و مشرک نہ ہوگا اور جو شیخ (عبدالقادر جیلانی) قدس سرہٗ کو متصرف بالذات اور عالم بالذات خود جان کر پڑھے گا وہ مشرک ہے اور اس عقیدہ سے پڑھنا کہ شیخ (عبدالقادر جیلانی) کو حق تعالیٰ اطلاع کردیتا ہے اور باذنہٖ تعالیٰ شیخ حاجت براری کر دیتے ہیں ، یہ بھی مشرک نہ ہوگا ۔ (فتاویٰ رشیدیہ کامل صـ۲ مطبوعہ کراچی)

مولوی اشرف علی تھانوی کا فتویٰ

دیوبندی مکتب فکر کے حکیم الامت مولوی اشرف علی صاحب تھانوی فرماتے ہیں کہ یا شیخ عبدالقادر جیلانی شیئاً للہ پڑھنے کی (صحیح العقیدہ سلیم الفہم کے لئے جواز کی گنجائش ہوگی ۔[2]

(فتاویٰ اشرفیہ صـ۶ ج۱ مطبوعہ کانپور ، امداد الفتاویٰ صـ۹۹ ج۱ مجتبائی دہلی)

قارئین کرام :۔ مولوی اشرف علی تھانوی تو خود اس وظیفہ کے عامل نظر آتے ہیں ، کیونکہ وہ اپنی جماعت کے بزرگ اور قطب مولوی رشید احمد گنگوہی کی بارگاہ میں استغاثہ ان الفاظ میں پیش کرتے ہیں ۔ ؎

یَا سَیِّدِیْ لِلّٰہِ شَیْئاً اِنَّہٗ
اَنْتُمْ لِیَ الْجُدِیْ وَاِنِّیْ جَادِیْ

اس کا ترجمہ بھی انہوں نے خود یہ کیا ہے ۔

میرے سردار خدا کے واسطے کچھ تو دیجئے ۔ آپ معطی ہیں ۔ میں سائل ہوں والی اللہ

[2] یہی اہل سنت وجماعت کا عقیدہ ہے (فقیر قادری محمد ضیاء اللہ غفرلہ) یا الٰہی بحمد اللہ اہل سنت وجماعت سلیم الفہم ہیں)

(تذکرۃ الرشید صـ۱۱۴-۱۱۵)

اگر مولوی رشید احمد گنگوہی کو یا سیّدی شیئاً للہ کہنا جائز ہے ۔ غوث الاعظم شہنشاہِ اولیاء شیخ عبدالقادر جیلانی رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ کو یا شیخ عبدالقادر جیلانی شیئاً للہ کہنا کیوں شرک اور حرام ہوگا ۔

مولوی ذوالفقار علی دیوبندی کا پیر و مرشد کے متعلق عقیدہ

دیوبندیوں کی مقتدر شخصیت مولوی ذوالفقار علی دیوبندی اپنے پیر و مرشد حاجی امداد اللہ مہاجر مکّی کی بارگاہ میں استغاثہ اِن الفاظ میں پیش کرتے ہیں ؎

یَا مُرْشِدِیْ یَا مَوْئِلِیْ یَا مَفْزَعِیْ
یَا مَلْجَائِیْ فِیْ مَبْدَئِیْ وَ مَعَادِیْ

اے میرے مُرشد ، اے میری پناہ ۔ اے میری گھبراہٹ کے سہارا اور اے جائے پناہ دُنیا اور آخرت میں ؎

یَا سَیِّدِیْ لِلّٰہِ شَیْئاً اِنَّہٗ !
اَنْتُمْ لِیَ الْجُدِیْ وَاِنِّیْ جَادِیْ

اے میرے سردار خدا کے واسطے کچھ عطا ہو ۔ بیشک آپ میرے لئے کرنے والے ہیں ، اور میں سائل ہوں ۔ (کرامات امدادیہ صـ۳ مطبوعہ دیوبند)

مولوی انور شاہ کشمیری دیوبندی کا عقیدہ

دیوبندی مکتب فکر کی عظیم شخصیت مولوی انور شاہ کشمیری نے فیض الباری میں اسکا جواز واضح الفاظ میں اس طرح تحریر فرمایا ہے ۔

وَاعْلَمْ اَنَّ الْوَظِيْفَةَ الْمَعْهُوْدَةَ يَا شَيْخَ عَبْدَ الْقَادِرِ جِيْلَانِيْ شَيْئًا لِلّٰهِ اِنْ حَمَلْنَاهَا عَلَى الْجَوَازِ

اور جان وظیفہ جو زمانہ میں ہے۔ یا شیخ عبد القادر جیلانی شیئاً للہ ہمارے نزدیک جائز ہے۔ (فیض الباری ص۲۶۶ ج۲)

نواب صدیق حسن بھوپالوی کا بیان

نواب صدیق حسن بھوپالوی نے ہی لکھا ہے کہ اس کو مشائخ نے واسطے برآمد مہم کے مجرب سمجھا ہے۔ عروج ماہ میں پنج شنبہ (جمعرات) سے شروع کر کے تین دن تک پڑھے بسم اللہ مع فاتحہ کلمہ تمجید و درود و سورہ اخلاص ہر ایک کو ایک سو گیارہ بار پھر شیرینی پر فاتحہ پڑھ کر اور ثواب اس کا روح پرفتوح آنحضرت و مشائخ طریقت کو دے کر تقسیم کرے۔

(کتاب الداء والدواء ص۱۱۲)

ختم غوثیہ میں مندرجہ ذیل استغاثیہ جملے پڑھے جاتے ہیں۔

خُذْ بِیَدِیْ شَیْئًا لِلّٰہ یا حضرت سلطان شیخ سید عبد القادر جیلانی المدد پڑھا جاتا ہے اس کے علاوہ ختم غوثیہ میں یا حضرت سید العرب و العجم شیئاً للہ۔ مشکل کشا بالخیر۔ یا حضرت شاہ محی الدین مشکل کشا بالخیر۔ یا حضرت غوث اغثنا باذن اللہ۔ یا شیخ سید عبد القادر شیئاً للہ

مشکلات بے عدد داریم ما ٭ شیئاً للہ غوث اعظم پیر ما

ماہمہ محتاج تو حاجت روا ٭ المدد یا غوث اعظم سیدا

وقت امداد یا شہ بغداد ٭ رس بفریاد یا شہ بغداد

امداد کن امداد کن از رنج و غم آزاد کن ٭ در دین و دنیا شاد کن یا غوث اعظم دستگیر

ختم غوثیہ کے واسطے کلمات استغاثہ پر بھی دیوبندی۔ غیر مقلد۔ مودودی۔ تبلیغی جماعت وہابی حضرات بہت اعتراض کرتے ہیں بلکہ اس کو شرک قرار دیتے ہیں۔ لیکن مستند کتب کے حوالہ جات سے اس کا جواز اور بزرگوں کا معمول پیش کیا جاتا ہے۔

دور فاروقی کا واقعہ

شاہ ولی اللہ محدث دہلوی (جن کو غیر مقلدین وہابی حضرات کے مولوی ثناء اللہ امرتسری نے تمام اہلحدیث ہند کا استاذ اعلیٰ قرار دیا ہے اور مولوی اشرف سندھو بلوکی والے نے مسلک اہل حدیث کا مجدد اعظم موسس اول اور حجۃ اللہ علی الارض لکھا ہے) نے اپنی کتاب ازالۃ الخفاء کے مقصد دوم میں حضرت فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے دور کا ایک واقعہ نقل فرمایا ہے کہ

حضرت امیر المومنین سیدنا عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے مجاہدین کا ایک لشکر سرزمین روم میں بھیجا۔ پھر کچھ دنوں بعد اچانک مدینہ منورہ میں بلند آواز سے آپ نے دو مرتبہ فرمایا۔ یا لبیکاہ! یا لبیکاہ — اہالیان مدینہ منورہ حیران رہ گئے کہ امیر المومنین کس فریادی کی پکار کا جواب دے رہے ہیں۔ کچھ دنوں بعد جب وہ لشکر مدینہ منورہ واپس آیا اور اس لشکر کا سپہ سالار اپنی فتوحات اور جنگی کارناموں کا تذکرہ کرنے

لگا۔ تو امیر المومنین فاروق اعظم رضی اللہ تعالےٰ عنہ نے فرمایا کہ ان باتوں کو چھوڑو پہلے یہ بتاؤ کہ جس مجاہد کو تم نے زبردستی دریا میں اُتارا تھا۔ اور اس نے یَا عُمَرَاہُ یَا عُمَرَاہُ پکارا تھا۔ اُس کا کیا واقعہ ہے۔

لشکر کے سپہ سالار نے جلال فاروقی سے دہشت زدہ ہو کر کانپتے ہوئے عرض کیا۔ اے امیر المومنین! میں نے اپنی فوج کو دریا کے پار لے جانا تھا۔ دریا کے پانی کی گہرائی کا اندازہ کرنے کے لئے اس کو دریا میں اُترنے کا حکم دیا۔ چونکہ سردی کا موسم تھا۔ زور دار ہوائیں چل رہی تھیں۔ اُسکو سردی لگ گئی اور اُس نے دو مرتبہ زور زور سے یَا عُمَرَاہُ یَا عُمَرَاہُ کہہ کر آپ کو پکارا پھر اچانک اس کی رُوح پرواز کر گئی۔

اللہ تعالےٰ شاہد ہے کہ میں نے ہرگز اُسکو ہلاک کرنے کے لئے دریا میں اُترنے کا حکم نہیں دیا تھا۔ جب مدینہ والوں نے سپہ سالار کی زبانی یہ قصہ سُنا تو اُن کی سمجھ میں آگیا کہ امیر المومنین حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ نے ایک دن جو دو مرتبہ باآواز بلند یَا لَبَّیْکَاہُ یَا لَبَّیْکَاہُ فرمایا تھا۔ درحقیقت اسی مجاہد کی فریاد اور پکار کا جواب تھا۔

ناظرین کرام! حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالےٰ عنہٗ کے دور میں بھی مسلمان دُور دراز سے اولیاء اللہ کو پکارتے تھے۔ اگر دُور دراز سے پکارنا اور مدد طلب کرنا شرک ہوتا تو کبھی بھی وہ مرد مجاہد یَا عُمَرَاہُ یَا عُمَرَاہُ نہ پکارتا اور حضرت فاروق اعظم رضی اللہ تعالےٰ عنہٗ جو قاتل المشرکین تھے کبھی بھی یَا لَبَّیْکَاہُ یَا لَبَّیْکَاہُ فرما کر جواب

نہ دیتے۔

غیر مقلدین وہابی حضرات کے مشہور مولوی وحید الزمان حیدر آبادی نے بھی اپنی کتاب ہدیۃ المہدی جس کے سرورق پر مشتمل بر عقائد اہلحدیث لکھا ہُوا ہے، میں بھی حضرت خیر التابعین اویس قرنی رضی اللہ تعالےٰ عنہٗ کا بھی یَا عُمَرَاہُ یَا عُمَرَاہُ ندا اور پکارنا درج کیا ہے جس سے معلوم ہُوا کہ اولیاء اللہ کو ان کی ظاہری حیات میں اور انتقال کے بعد بھی پکارنا اور مدد طلب کرنا اسلاف اور جلیل المرتبت مسلمانوں کا طریقہ رہا ہے۔ اس کو شرک قرار دینا سراسر جہالت اور تاریخ اسلامی سے ناواقفیت کی بیّن دلیل ہے۔ نیز ختم غوثیہ کے اس وظیفہ یا حضرت یا سرور یا صدیق یا عُمَر یا عُثمان یا حیدر شر کن دفع خیر آور کے جواز اور مستحسن ہونے پر یہ واقعات مہر تصدیق کا کام دیتے ہیں اور مسلک حق اہل سُنّت و جماعت کے عقائد کی حقانیت کی واضح دلیل ہیں۔ نیز یہ بھی اظہر من الشمس ہے۔ ان کو شرک قرار دینے والے حضرات اہل سنّت وجماعت نہیں اگر وہ اہل سنت وجماعت کہلائیں تو سراسر فراڈ عیاری ہے بلکہ دھوکا اور فریبی ہے۔

اب اُمّت محمدیہ کے جلیل المرتبت محدثین، مفسرین اور اولیاء کاملین کا عقیدہ ملاحظہ فرمائیں۔ جو دیوبندی غیر مقلد اہلِ حدیث اور اہل سنّت وجماعت حضرات کے مسلمہ اکابر ہیں۔

امام زین العابدین رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ کا عقیدہ

امام الائمہ حضرت امام زین العابدین رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ

کا بھی عقیدہ ملاحظہ فرمائیں۔ آپ اپنے آقا و مولا علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بارگاہ میں قید میں استغاثہ کرتے ہیں۔

یَا رَحْمَۃً لِّلْعَالَمِیْنَ اَدْرِکْ لِزَیْنِ الْعَابِدِیْنَ
مَحْبُوْسُ اَیْدِی الظَّالِمِیْنَ فِیْ مَوْکَبِ الْمُزْدَحَمْ

اے رحمت للعالمین زین العابدین کی مدد کو پہنچو۔ وہ اس اژدہام میں ظالموں کے ہاتھوں میں قید ہے۔

امام اعظم ابو حنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا عقیدہ

امام اعظم ابو حنیفہ نعمان بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ بارگاہ مصطفوی میں استغاثہ کرتے ہوئے عرض کرتے ہیں۔

یَا اَکْرَمَ الثَّقَلَیْنِ یَا کَنْزَ الْوَرٰی
جُدْلِیْ بِجُوْدِکَ وَاَرْضِنِیْ بِرِضَاکَ
یَا سَیِّدَ السَّادَاتِ جِئْتُکَ قَاصِدًا
اَرْجُوْ رِضَاکَ وَاَحْتَمِیْ بِحِمَاکَ

اے پیشواؤں کے پیشوا میں دلی مقصد سے آپ کے حضور آیا ہوں آپ کی رضا کا اُمیدوار ہوں اور اپنے آپ کو آپکی پناہ میں دیتا ہوں۔

دیوبندی حضرات کے لئے غور کا مقام ہے۔ کہ اگر یا رسول اللہ کہنا شرک ہے۔ تو جس امام اعظم ابو حنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے مقلد ہونے اور حنفی کہلانے کا دعوے کرتے ہو وہ تو آپ کے عقیدہ کے مطابق شریعت مطہرہ کا امام ہونا تو کجا مسلمان بھی نہیں رہتے۔ پہلے اپنے عقیدہ سے توبہ کرو۔ اور مسلک

حق اہل سنت وجماعت کے عقیدہ کے مطابق یا رسول اللہ یا حبیب اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کہنے کو عین اسلام اور مستحسن قرار دو اور رسول پاک صلی اللہ تعالےٰ علیہ وآلہ وسلم کو حامی و مددگار تسلیم کرو، پھر حنفی کہلاؤ۔ سادہ لوح مسلمانوں کے ایمان کو تباہ اور برباد نہ کرو۔ اور یُوں ہی بغیر سوچے سمجھے کفر وشرک کے فتووں کی بوچھاڑ کر کے اپنے آپ کو بھی تباہ اور برباد نہ کرو۔ میرے اعلیٰحضرت امام اہل سنت، مجدد دین وملت مولانا شاہ احمد رضا خاں فاضل بریلوی علیہ الرحمۃ نے آپ حضرات کی رہنمائی کرتے ہوئے فرمایا ہے ؎

آج لے اُن کی پناہ آج مدد مانگ اُن سے!
کل نہ مانیں گے قیامت کو اگر مان گیا!

امام بوصیری علیہ الرحمۃ کا عقیدہ

عاشق رسول حضرت امام شرف الدین بوصیری علیہ الرحمۃ نے جن کو مولوی اشرف علی تھانوی نے بھی نشر الطیب میں بارگاہ مصطفوی کا منظور نظر قرار دیا ہے۔ نیز دیوبندی حضرات کے مولوی اعزاز علی دیوبندی۔ نے ان کے قصیدہ مبارکہ بردہ شریف کی شرح عطر الوردہ کے نام سے کی ہے۔ اس قصیدہ بردہ شریف میں بارگاہ مصطفوی میں استغاثہ کرتے ہوئے عرض کرتے ہیں

یَا اَکْرَمَ الْخَلْقِ مَالِیْ مَنْ اَلُوْذُ بِہٖ
سِوَاکَ عِنْدَ حُلُوْلِ الْحَادِثِ الْعَمَمِ

اے بزرگترین مخلوقات یا اے بہترین رسل بوقت نزول حادثہ عظیم عام کے آپکے سوا کوئی ایسا نہیں ہے جسکی میں پناہ میں آؤں صرف آپکا ہی بھروسہ ہے۔

علامہ عبدالرحمٰن جامی نقشبندی علیہ الرحمۃ کا استغاثہ

درس نظامی کی مشہور کتاب شرح جامی جو کہ ہر مکتبِ فکر کے مدارس میں پڑھائی جاتی ہے کے مصنف علامہ عبدالرحمٰن جامی علیہ الرحمۃ نے اپنی کتاب زلیخا میں بارگاہِ مصطفوی میں استغاثہ کرتے ہوئے عرض کیا ہے۔ ؎

زمہجوری برآمد جانِ عالم ؛ ترحّم یا نبی اللہ ترحّم!

نہ آخر رحمۃ للعالمینی ؛ زمحروماں چرا فارغ نشینی

(زلیخا ص)

شیخ عبدالحق محدث دہلوی علیہ الرحمۃ کا عقیدہ!

شیخ المحدثین شیخ محقق پاک و ہند میں سب سے پہلے علم حدیث کی ترویج و اشاعت کرنے والی شخصیت اور بارگاہِ مصطفوی کے حضوری شیخ عبدالحق محدث دہلوی علیہ الرحمۃ بارگاہ نبوی میں عرض کرتے ہیں ؎

بہر صورت کہ باشد یا رسول اللہ کرم فرما

بلطف خود سر و سامان جمع بے سر و پا کُن!

(یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہر حال میں ہم پر کرم فرمائیے۔ ہم بے سر و سامان ہیں آپ کا لُطف و کرم ہی ہمارا سر و سامان ہے۔)

مولانا جلال الدین رومی علیہ الرحمۃ کا عقیدہ

مولانا جلال الدین علیہ الرحمۃ (جن کی مثنوی شریف دیوبندی غیر مقلد وہابیوں کے نزدیک یکساں معتبر ہے جن کے سب مولوی مانتے ہیں) نے بھی

بارگاہِ رسول عربی علیہ افضل الصلوٰۃ والسلام میں استغاثہ اس طرح عرض کیا ہے

اے لقائے تو جواب ہر سوال ؛ مشکل از تو حل شود بے قیل و قال

اے ہزاراں جبرائیل اندر بشر ؛ بہر حق سوئے غریباں یک نظرؐ

(مثنوی شریف)

شاہ ولی اللہ محدث دہلوی علیہ الرحمۃ کا عقیدہ

شاہ ولی اللہ محدث دہلوی علیہ الرحمۃ (جن کے متعلق مولوی ثناء اللہ امرتسری نے لکھا ہے کہ تمام عمر قرآن پاک کے ایک ایک نقطہ کی تفسیر معانی کی تحقیق اور چھان بین میں صرف کردی) بھی اپنے قصیدہ اطیب النغم میں رسول پاک صلی اللہ تعالےٰ علیہ وآلہٖ وسلم کی بارگاہ بیکس پناہ میں استغاثہ کرتے ہوئے عرض گذار ہیں

وَصَلَّى عَلَيْكَ اللهُ يَا خَيْرَ خَلْقِهٖ ؛ وَيَا خَيْرَ مَأْمُوْلٍ وَيَا خَيْرَ وَاهِبِ

اے اللہ کی ساری کائنات سے بزرگ ترین رسول اور اے تمام ان لوگوں سے بہترین جن سے خیر کی اُمید وابستہ کی جاسکتی ہے اور اے ان تمام جود و عطا کرنیوالوں سے زیادہ سخی آپ پر اللہ تعالےٰ کے درود ہوں۔

اے اللہ کی ساری کائنات سے بزرگ ترین رسول اور اے تمام ان لوگوں سے بہترین جن سے خیر کی اُمید وابستہ کی جاسکتی ہے اور اے ان تمام جود و عطا کرنے والوں سے زیادہ سخی آپ پر اللہ تعالےٰ کے درود ہوں۔

وَيَا خَيْرَ مَنْ يُرْجٰى لِكَشْفِ رَزِيَّةٍ

وَمَنْ جُوْدُهٗ قَدْ فَاقَ جُوْدَ السَّحَائِبِ

؎ مولانا روم علیہ الرحمۃ کے یہ اشعار مولوی اشرف علی صاحب تھانوی۔ نے اپنی کتاب النخب ص ۲۷ میں بھی درج کئے ہیں۔ (فقیر قادری غفرلہٗ)

اور اے ان تمام لوگوں سے افضل جن سے مصائب دُور کرنے کی اُمید کی جاسکتی ہے اور اے وہ نبی جنہیں کی سخاوت بادلوں کی موسلا دھار بارش پر بھی فوقیت رکھتی ہے۔

وَاَنْتَ مُجِیْرِیْ مِنْ هُجُوْمِ مُلِمَّةٍ
اِذَا اَنْشَبَتْ فِی الْقَلْبِ شَرَّ الْمَخَالِبِ؛

یارسول اللہ آپ مجھے پناہ دینے والے ہیں جب مصیبت ہجوم کرکے آجائے اور اپنے اذیت ناک تیز پنجے میرے دل میں گاڑ دے۔

قارئین کرام! وہابیوں کے نزدیک قرآن پاک کے ایک ایک نقطہ کی تفسیر و معانی کی تحقیق اور چھان بین کرنے والا اور تمام دیوبندی اور غیر مقلد وہابیوں کا اُستاذ اعلیٰ شاہ ولی اللہ محدث دہلوی علیہ الرحمۃ تو رسول کائنات علیہ افضل الصلوٰۃ والتسلیمات کو بہترین اُمید گاہ مشکلات اور مصائب سے بچنے کی پناہ گاہ۔ دافع البلاء والوباء اور بہترین عطا فرمانے والے قرار دیں[1] اور

شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی علیہ الرحمۃ کا عقیدہ

شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی علیہ الرحمۃ (جن کو امام الوہابیہ والدیابنہ اسماعیل دہلوی قتیل نے حجۃ اللہ علی العالمین اور وارث الانبیاء والمرسلین لکھا ہے۔) نے بھی سرور کائنات علیہ افضل الصلوٰۃ والتسلیمات کو حرف نداء سے تفسیر عزیزی میں اس طرح رباعی درج فرمائی ہے۔

یَا صَاحِبَ الْجَمَالِ وَیَا سَیِّدَ الْبَشَرْ
مِنْ وَجْهِكَ الْمُنِیْرِ لَقَدْ نُوِّرَ الْقَمَرْ

[1] اور یہ غیر مقلد اور وہابی تمام ہنابادر مبلغین اسلام اسکو شرک و کفر قرار دیں خداوند کریم ایسے بدعقیدہ اور گستاخان دین سے مسلمانوں کو محفوظ فرمائے آمین

لَا یُمْکِنُ الثَّنَاءُ کَمَا کَانَ حَقُّهٗ؛
بعد از خدا بزرگ توئی قصہ مختصر

(تفسیر عزیزی سورۃ والضحیٰ)

ناظرین حضرات! اسماعیل دہلوی قتیل جس نے شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی علیہ الرحمۃ کو حجۃ اللہ علی العالمین اور وارث الانبیاء والمرسلین قرار دیا اور ابراہیم میر سیالکوٹی بارگاہ نبوی کا حضوری قرار دے۔ وہ محدث تو سرور عالم نور مجسم صلی اللہ تعالےٰ علیہ وآلہ وسلم کو حرف ندا یا سے پکارے اور اپنی محبت کا اظہار کرتے ہوئے کہے کہ اے آقا! کسی سے ممکن ہی نہیں ہے کہ وہ آپ کی شان آپ کے مقام ارفع و اعلےٰ کے مطابق ثنا اور تعریف کرسکے۔ اور یہ وہابی یارسول اللہ پکارنے والے کو کافر اور مشرک گردانیں۔ بلکہ یارسول اللہ پکارنے والوں کے متعلق یہ کہیں کہ ان کا نکاح ہی ٹوٹ جاتا ہے۔ العیاذ باللہ۔

حاجی امداد اللہ مہاجر مکی علیہ الرحمۃ کا عقیدہ

حاجی امداد اللہ مہاجر مکی (جو غیر مقلدین اور دیوبندی حضرات کے ممدوح ہیں) اکابرین دیوبند کے پیر و مرشد ہیں) بھی بارگاہ نبوی میں کیا پیارے انداز سے استغاثہ کرتے ہیں!

ذرا چہرے سے پردہ کو اُٹھاؤ یا رسول اللہ
مجھے دیدار ٹک اپنا کراؤ یا رسول اللہ!
جہاز امت کا حق نے کردیا ہے آپ کے ہاتھوں!

تم اب چاہو ڈباؤ یا تراؤ یا رسول اللہ!
شفیع عاصیاں ہو تم وسیلہ بیکیاں ہو تم!
تمہیں چھوڑ اب کہاں جاؤں بتاؤ یا رسول اللہ!
پھنسا کر اپنے دام عشق میں امداد عاجز کو!!
بس اب قید دو عالم سے چھڑاؤ یا رسول اللہ

(گلزار معرفت ص مطبوعہ دیوبند)

حاجی صاحب اپنی دوسری کتاب نالۂ امداد غریب میں استغاثہ یوں کرتے ہیں۔

یا محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم فریاد ہے ؛ اے حبیب کبریاء فریاد ہے
سخت مشکل میں پھنسا ہوں آج کل ؛ اے مرے مشکل کشا فریاد ہے

(نالۂ امداد غریب ص مطبوعہ دیوبند)

حضرات! پیارے مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم سے فریاد کرنے والے اور آپ کو اپنا مشکل کشا کہنے والے اور ساری اُمّت کے حاجت روا اور بیڑا اتارنے والے۔ دو عالم کی قید سے چھڑانے والے کا عقیدہ علانیہ بیان کرنے والے حاجی امداد اللہ صاحب مہاجر مکّی ہیں۔ جو بانیٔ مدرسہ دیوبند قاسم نانوتوی اور دیگر اکابر دیوبند اشرف علی تھانوی۔ رشید احمد گنگوہی۔ خلیل احمد انبیٹھوی کے پیر و مُرشد ہیں جن کو یہ دیوبندی وہابی بحر الحقائق والاسرار، مصدر العلوم و الانوار، حجۃ اللہ البالغہ، حجۃ الاصفیاء، شمس الحقیقہ والعرفان، صدیق الاعظم مجدّد، مجتہد، محقق مانتے ہیں۔ اگر دیوبندی وہابیوں کے مجدّد مجتہد محقق اور

بزرگ حاجی امداد اللہ صاحب رسول پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کو فریاد رس، حاجت روا، مشکل کشا، ناخدا کہیں تو عین اسلام ہے اور اگر کوئی اہل سُنّت وجماعت کا مُسلمان کہے تو مُشرک اور کافر ہو جاتا ہے۔

دنیا بھر کے وہابی اور دیوبندی مولویوں سے سوال

ہے کہ یہ کہاں کا اسلام اور دین ہے۔ اب دیوبندی اور وہابی اکابر کی تحریروں سے اہل سُنّت وجماعت کے مسلک کی حقّانیّت ملاحظہ فرمائیں۔

مولوی اسماعیل دہلوی قتیل

دیوبندی اور وہابی اکابر سے حقانیت اہل سنت

غیر مقلدین دیوبندی مودودی اور تبلیغی جماعت کے وہابیوں کے متفقّہ نام نہاد مجدّد اسماعیل دہلوی قتیل کو بھی پیارے مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم خلفاء راشدین صحابہ کرام علیہم الرضوان اور اولیاء الرحمٰن علیہم الرضوان کی عنایات اور تصرّفات کا اقرار کرنا پڑا۔ چنانچہ اپنی کتاب منصب امامت میں یہ شعر درج کرتا ہے

بے عنایات حق وخاصان حق ؛ گر ملک باشد سیاہ گردد ورق

نواب صدّیق حسن بھوپالوی

غیر مقلدین وہابی حضرات کے نام نہاد مجدد نواب صدیق حسن بھوپالوی بھی بارگاہ رسالت مآب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم میں استغاثہ کرتے ہوئے عرض گذار ہیں۔

مَالِیْ وَرَآءَكَ مُسْتَغَاثٌ فَارْحَمْ یَارَحْمَةً لِّلْعٰلَمِیْنَ بُکَائِیْ
(تفخیم الطیب)

آپ کے سوا میرا کوئی فریاد رس نہیں

اے رحمۃ للعالمین میرے رونے پر رحم فرماؤ

مولوی ثناء اللہ امرتسری | غیر مقلدین وہابی حضرات کے سردار

مولوی ثناء اللہ امرتسری نے بھی ایک استغاثہ کے طور پر نعت شریف اپنے اخبار اہلحدیث امرتسر میں شائع کر کے دنیا بھر کے وہابیوں کی ناک کاٹ دی ہے۔ وہ استغاثہ یہ ہے۔ ؎

کالی کملی والے آقا ذرا خبر لے ؛ منجدھار میں ہے بیڑا خیر الانام اپنا!
اے ناخدائے اُمت اب آکر ترا دو! ؛ عالم سے ورنہ شاہا مٹتا ہے نام اپنا

(اخبار اہلحدیث امرتسر صلا ۷ جولائی ۱۹۱۶ء)

---

[1] مولوی ابراہیم میر سیالکوٹی کہا کرتے تھے کہ ثناء اللہ کو رب ذوالجلال نے علم لدنی سے نوازا ہے (نقوش ابوالوفا صلا) مولوی ثناء اللہ امرتسری کی ایک ایک تصنیف معلومات کا خزینہ اور اسلوب و انداز کی پاکیزگی کا گنجینہ ہے۔ (الاعتصام ص۳ ۲ فروری ۱۹۵۶ء) احسان الٰہی ظہیر نے لکھا ہے کہ ثناء اللہ بلاشبہ برصغیر ہند و پاک میں اسلام اور مسلمانوں کے سب سے بڑے وکیل اور سب سے بڑے محافظ و مدافع تھے۔ (نقوش ابوالوفا صا) وہابیوں کے مولوی ابوسعود قمر بنارسی نے ثناء اللہ امرتسری کو اس صدی کا مجدد لکھا ہے۔ (فتاویٰ ثنائیہ صلا ج ۱) مولوی داؤد راز ثناء اللہ صاحب امرتسری کے متعلق لکھتے ہیں کہ دین پرور اے ثناء اللہ اے عالیمقام، اے فقیہہ وقت اے گنجینۂ علم و عمل، (فتاویٰ ثنائیہ ص۲۔۳ ج ۱) اے مسیحا آپ کے دم سے یہ کھیتی ہے ہری، اے فقیہہ وقت اے گنجینۂ علم و عمل، (فتاویٰ ثنائیہ ص۲۔۳، ج ، سیرت ثنائی ص۴۱۲)

دوستو! آپ نے وہابی اکابر نواب صدیق حسن بھوپالوی۔ ثناء اللہ امرتسری اسماعیل دہلوی قتیل۔ قاضی سلیمان منصور پوری کی عبارات پڑھیں۔ ان کے اپنی اپنی کتب میں درج کردہ بارگاہ نبوی میں استغاثہ پڑھیے۔

ثناء اللہ امرتسری اگر استغاثہ کرتے ہوئے پیارے کملی والے آقا کو عرض کرے کہ میری خبر لو۔ میرا بیڑا منجدھار میں ہے۔ آپ ناخدائے اُمت ہیں۔ اس بیڑا کو آکر ترا دو۔ تو وہ سردار اہلحدیث ہی رہے۔ اور اگر یہی الفاظ کوئی اہل سنت و جماعت کہے تو شرک شرک شرک کے فتووں کی بوچھاڑ ہو جائے۔

دنیا بھر کے غیر مقلدین وہابی حضرات کو دعوت

دیتا ہوں کہ اگر آپ میں حق و صداقت کی کوئی رتی ہے تو ثناء اللہ امرتسری کے متعلق اپنے اپنے اخبارات مثلاً تنظیم اہل حدیث میں حافظ عبدالقادر روپڑی الاسلام میں مولوی بشیر احمد صاحب۔ ترجمان الحدیث میں شیخ احسان الٰہی ظہیر ایک

قاضی سلیمان منصور پوری | غیر مقلدین وہابی حضرات کے قاضی سلیمان منصور پوری (جن کے متعلق مولوی داؤد

غزنوی نے کہا ہے کہ ان کے علم و تحقیق کی بلندیوں کو کوئی نہیں چھو سکا) نے بھی پیارے مصطفےٰ صلی اللہ تعالےٰ علیہ وآلہٖ وسلم اُمت کا ماویٰ اور چارہ گروں کا دردمندان الفاظ میں لکھ کر مسلک حق اہلسنت و جماعت کی حقانیت اور وہابیوں کے عقیدہ کا ابطال بلکہ اُن کا ستیاناس کر دیا ہے۔ وہ قابل

دیدالفاظ یہ ہیں۔ جو انہوں نے شانِ مصطفوی میں لکھے ہیں۔

غریبوں کا محبّ۔ مسکین کا ساتھی۔ شاہوں کا تاج۔ آقاؤں کا آقا غلاموں کا محسن۔ یتیموں کا سہارا۔ بے آسراؤں کا آسرا۔ بے خانماؤں کا ماوا۔ درد مندوں کی دوا۔ چارہ گروں کا درمند۔ (سید البشر صفہ جلد ۲)

راسخ عرفانی ولد نور حسین گرجاکھی

وہابیوں کے مشہور مولوی نور حسین گرجاکھی کا لڑکا راسخ عرفانی بھی سرورِ عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم کو چارہ ساز اقرار کرتے ہوئے استغاثہ پیش کرتا ہے کہ ؎

میں بھی ہوں اُن کی چشمِ شفاعت کا منتظر ؛ اے چارہ ساز میں بھی بیمار مصطفٰے

(الاعتصام لاہور صفہ یکم مارچ ۱۹۵۷ء)

الطاف حسین حالی

الطاف حسین حالی جن کے دیوبندی اور غیر مقلد وہابی بہت ہی مداح ہیں۔ بارگاہ رسالت مآب علیہ افضل الصلوٰۃ والسلام میں عرض گذار ہیں۔ کہ ؎

اے خاصۂ خاصانِ رسل وقتِ دُعا ہے
اُمّت پہ تیری آن کے عجب وقت پڑا ہے!
(مسدس حالی)

قارئین کرام! اب پیارے مصطفٰے حبیب کردگار احمد مختار مدنی تاجدار سرکار ابد قرار حضرت محمد مصطفٰے صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم کی بارگاہ میں استغاثہ کرنے اور ان سے مدد طلب کرنے کا ثبوت دیوبندی اکابر سے پیش کیا جاتا ہے کیونکہ غیر مقلد وہابی حضرات جو اپنے آپ کو اب اہلحدیث کہلاتے ہیں۔ وہ

ان کے ممدوح شیخ ہیں۔ اکابر غیر مقلدین وہابیوں کے بعد اکابر دیوبندی وہابیوں سے استغاثہ بارگاہِ نبوی میں پڑھ کر خود فیصلہ فرمائیں کہ اسلام کا نام لیکر دھوکہ اور فریبی کن حضرات کا کام ہے۔ نیز یہ بھی واضح ہو جائے گا کہ یہ وہابی حضرات اسلام کے قافلہ میں مسلمانوں کے کتنے خیر خواہ اور ہمدرد ہیں۔

اہلِ سنّت وجماعت حضرات اگر بارگاہِ مصطفٰی میں استغاثہ عرض کریں۔ مدد طلب کریں حرفِ ندا سے پکاریں تو ان کے نزدیک شرک ہے۔ اگر اسی طرح کا استغاثہ غیر مقلد وہابی اور دیوبندی وہابی کریں تو مجدد شیخ الاسلام شیخ الحدیث والتفسیر محقق اور مبلغ اسلام بلکہ ولی اللہ ہیں۔ یہ کہاں کا انصاف ہے۔ اللہ کریم تو فرماتا ہے۔

اِنَّ اللّٰہَ یَاْمُرُ بِالْعَدْلِ وَالْاِحْسَانِ (پ ۱۴)

اُنہیں حضرات کے لئے ہی کسی نے کہا ہے ؎

دو رنگی چھوڑ کر یک رنگ ہو جا ؛ سراسر موم ہو یا سنگ ہو جا!

مولوی قاسم نانوتوی بانی مدرسہ دیوبند کا اقرار!

بانی مدرسہ دیوبند مولوی قاسم نانوتوی (جن کی رُوح پر وہابی مولوی سلام بھیجتے ہیں) نے قصائد قاسمی میں سرورِ کائنات علیہ افضل الصلوٰۃ والتسلیمات سے استغاثہ کرتے ہوئے عرض کیا ؎

مدد کر اے کرمِ احمدی کہ تیرے سوا! ؛ نہیں ہے قاسم بیکس کا کوئی حامیٔ کار
کروڑوں جرموں کے آگے یہ نام کا اسلام ؛ کریگا یا نبی اللہ میرے پہ کیا پکار!
اگر جواب دیا بیکسوں کو تو نے بھی! ؛ تو کوئی اتنا نہیں جو کرے کچھ استفسار

(قصائد قاسمی صفہ ٦)

مولوی اشرف علی تھانوی دیوبندی

اب دیوبندی وہابی حضرات کے مولوی اشرف علی تھانوی نے اپنی کتاب نشر الطیب میں جو استغاثہ کے طور پر شعر درج کئے ہیں۔ وہ پڑھیئے اور ان دیوبندی وہابیوں کے شرک کے فتوؤں کو ملاحظہ کیجئے کہ کیا اس کے شرک کے فتوؤں سے یہ دیوبندی وہابی بچ سکتے ہیں۔ یاد رہے کہ مولوی اشرف علی صاحب تھانوی کو سردار وہابی مولوی ثناء اللہ امرتسری نے شرک و بدعت کی تردید میں غیر مقلدین وہابیوں کا ہمنوا تسلیم کیا ہے۔ اس لحاظ سے غیر مقلدین حضرات کی بھی عیاری اور مکاری واضح طور پر سامنے آجاتی ہے۔ اب وہ اشعار پڑھیئے۔ نشر الطیب میں ان عربی اشعار کے نیچے ترجمہ بھی درج ہے۔ لہٰذا من وعن عربی اور اس کا ترجمہ پیش خدمت ہے

یَا شَفِیْعَ الْعِبَادِ خُذْ بِیَدِیْ
اَنْتَ فِی الْاِضْطِرَارِ مُعْتَمَدِیْ

دستگیری کیجئے میرے نبی ⁂ کشمکش میں تم ہی ہو میرے ولی

لَیْسَ لِیْ مَلْجَاءٌ سِوَاکَ اَغِثْ
مَسَّنِیَ الضُّرُّ سَیِّدِیْ وَسَنَدِیْ

جز تمہارے ہے کہاں میری پناہ ⁂ فوج کلفت مجھ پہ آ غالب ہوئی!

غَشَّنِیَ الدَّھْرُ یَا ابْنَ عَبْدِ اللّٰہِ
کُنْ مُغِیْثًا فَاَنْتَ لِیْ مَدَدِیْ

ابن عبد اللہ زمانہ ہے خلاف ⁂ اے میرے مولا خبر لیجئے میری!

لَیْسَ لِیْ طَاعَۃٌ وَلَا عَمَلٌ !
بَیْدَ حُبِّیْکَ فَھُوَ لِیْ عَتَدِیْ

نہ کچھ عمل ہے اور نہ طاعت میرے پاس ⁂ ہے مگر دل میں محبت آپ کی !

یَا رَسُوْلَ الْاِلٰہِ بَابُکَ لِیْ
مِنْ غَمَامِ الْغُمُوْمِ مُلْتَحَدِیْ

میں ہوں بس اور آپ کا در یا رسول اللہ ⁂ ابر غم گھیرے نہ پھر مجھ کو کبھی !

(نشر الطیب ص ۱۶۴ مطبوعہ دیوبند)

ہے کسی دیوبندی، غیر مقلد وہابی مولوی میں جرأت کہ وہ کسی رسالہ یا اشتہار میں ان حضرات کا نام لیکر شرک کا فتویٰ لگائے کیونکہ ہم نے تو اپنے عقیدہ کا ثبوت دیوبندیوں اور غیر مقلدوں کے اکابر کے نام اور ان کی کتب کے نام لیکر پیش کر دیا ہے۔ کہ اے دین کے راہزنو! مسلمانوں کے دشمنو۔

اسلام کا نام لیکر یہودیوں اور عیسائیوں کے مشن کی اشاعت کرنے والو۔ انگریزوں اور یہودیوں کے پھٹوؤ اگر سنیوں پر فتوے شرک لگاتے ہوئے تم اپنے آپ کو حق گو اور علمائے حقانی قرار دیتے ہو تو پھر حاجی امداد اللہ مہاجر مکی، مولوی اسماعیل دہلوی، مولوی قاسم نانوتوی۔ اشرف علی تھانوی۔ نواب صدیق حسن بھوپالوی۔ مولوی ثناء اللہ امرتسری۔ قاضی سلیمان منصور پوری۔ داغ عرفانی الطاف حسین حالی وغیرہم پر بھی ان کا نام لیکر فتوے شرک وکفر کی ملیغار کھولو

نہ خنجر اٹھے گا نہ تلوار ان سے !!
یہ بازو میرے آزمائے ہوئے ہیں

ابوالکلام آزاد کے والد ماجد مرحوم نے بالکل سچ ہی ان وہابیوں کے متعلق فرمایا جو کہ آزاد نے خود اپنی کتاب "آزاد کی کہانی ان کی اپنی زبانی میں" شعر درج کیا ہے اور اس کتاب کو شائع کرنے والا بھی دیوبندی۔ غیر مقلد اور مودودی جماعت کا ممدوح شورش کاشمیری کے بیچ وہ شعر یہ ہے ؎

وہابی بے حیا جھوٹے ہیں یارو

تڑا تڑ جوتیاں تم اُن کو مارو !!

اکابر دیوبند اور وہابیہ کے استغاثہ اور مدد طلب کرنے کے ثبوت مہیا کرنے کے باوجود اب بھی اگر کوئی دیوبندی۔ غیر مقلد وہابی ختم غوثیہ پر اعتراض کرے تو پھر اس کے متعلق یہی کافی ہے۔

قَالُوْا جَاهِلُوْنَ قَالُوْا سَلَامًا۔

سُنّی مسلمانوں کو ذوق و شوق سے پڑھنا چاہیئے۔

یا حضرت یا سرور یا صدیقؓ یا عمرؓ یا عثمانؓ یا حیدرؓ یا شبّیرؓ یا شبرؓ شرکن دفع خیر آور۔

قارئین کرام! ختم غوثیہ میں جن الفاظ پر مخالفین اعتراض کرتے ہیں۔ قرآن و حدیث اور مستند مفسرین و محدثین کی کتب کے حوالہ جات کے علاوہ مخالفین کے مسلّم اکابر کی تحریروں سے اس کا ثبوت درج کر دیا ہے۔ اللہ کریم بجاہ النبی العظیم علیہ افضل الصلوٰۃ والتسلیم اسکو شرفِ قبولیت بخشتے ہوئے، عامۃ المسلمین کے لیے نافع بنائے۔ (آمین ثم آمین)

قصیدہ ﴿بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ﴾ غوثیہ

سَقَانِی الْحُبُّ كَاسَاتِ الْوِصَالِ ۔۔۔ فَقُلْتُ لِخَمْرَتِیْ نَحْوِیْ تَعَالِیْ

قدح مجھ وصل کا حق نے پلایا ۔۔۔ میں تب شوقِ الٰہی کو بلایا

سَعَتْ وَمَشَتْ لِنَحْوِیْ فِیْ كُؤُوْسٍ ۔۔۔ فَهِمْتُ بِسَكْرَتِیْ بَيْنَ الْمَوَالِیْ

اسی مستی نے مجھ میں جوش کیتا ۔۔۔ تبھی یاران سے بازی کو لیتا

فَقُلْتُ لِسَائِرِ الْاَقْطَابِ لُمُّوْا ۔۔۔ بِحَالِیْ وَادْخُلُوْا اَنْتُمْ رِجَالِیْ

کہا تب میں نے غوث و قطب آؤ ۔۔۔ تہیں مجھ وقت کی لذت کو پاؤ

وَهُمُّوْا وَاشْرَبُوْا اَنْتُمْ جُنُوْدِیْ ۔۔۔ فَسَاقِی الْقَوْمِ بِالْوَافِیْ مَلَالِیْ

رکھو تم ہمت عالی اے مرداں ۔۔۔ شراب شوق کی اُبلی ہیں جوشاں

شَرِبْتُمْ فَضْلَتِیْ مِنْ بَعْدِ سُكْرِیْ ۔۔۔ وَلَا نِلْتُمْ عُلُوِّیْ وَاتِّصَالِیْ

حضوری میں مجھے حق نے رکھا ہے ۔۔۔ فنائی اللہ کا میں شربت چکھا ہے

مَقَامُكُمُ الْعُلٰى جَمْعًا وَّلٰكِنْ ۔۔۔ مَقَامِیْ فَوْقَكُمْ مَا زَالَ عَالِیْ

بڑا رتبہ ہے تم سب کا ولیکن ۔۔۔ بڑا رتبہ میرا تم سب سے اعلیٰ

اَنَا الْبَازِیُّ اَشْهَبُ كُلِّ شَيْخٍ ۔۔۔ وَمَنْ ذَا فِی الرِّجَالِ اُعْطِیْ مِثَالِیْ

دیا حق نے مجھے ہے بازو کا زور ۔۔۔ نہیں مردوں میں مجھ سا ہر کوئی اللہ

كَسَانِیْ خِلْعَةً بِطِرَازِ عَزْمٍ ۔۔۔ وَتَوَّجَنِیْ بِتِيْجَانِ الْكَمَالِ

لباس خوش میرے کا ان بنایا ۔۔۔ شرف کا تاج مجھ سر میں پہنایا

وَاَطْلَعَنِیْ عَلٰى سِرٍّ قَدِيْمٍ ۔۔۔ وَقَلَّدَنِیْ وَاَعْطَانِیْ سُؤَالِیْ

چھپا تھا بھید سو مجھ کو بتایا ۔۔۔ فضل سے حق نے مجھ بخشی عطایا

وَوَلَّانِیْ عَلَى الْاَقْطَابِ جَمْعًا ۔۔۔ فَحُكْمِیْ نَافِذٌ فِیْ كُلِّ حَالِ

ہم غوث و قطب ابدال او پر ۔۔۔ میرا جاری ہے ہر اک جا حال اوپر

وَلَوْ اَلْقَيْتُ سِرِّيْ فِيْ بِحَارٍ ۔۔۔ لَصَارَ الْكُلُّ غَوْرًا فِيْ زَوَالِ
میرے اسرار کو دریا جو پاوے ۔۔۔ تو پانی در زمیں اسکا سماوے

وَلَوْ اَلْقَيْتُ سِرِّيْ فَوْقَ مَيْتٍ ۔۔۔ لَقَامَ بِقُدْرَةِ الْمَوْلٰى تَعَالٰى
میرا اسرار میت پر جو آوے ۔۔۔ تو حکم حق سے وہ زندہ دکھاوے

وَلَوْ اَلْقَيْتُ سِرِّيْ فَوْقَ نَارٍ ۔۔۔ لَخَمِدَتْ وَانْطَفَتْ مِنْ سِرِّ حَالِيْ
میرا اسرار گر یہ آگ بوجھے ۔۔۔ تو ٹھنڈی ہوکے مجھ حال سے دھوجے

وَلَوْ اَلْقَيْتُ سِرِّيْ فِيْ جِبَالٍ ۔۔۔ لَدُكَّتْ وَاخْتَفَتْ بَيْنَ الرِّمَالِ
میرا اسرار گر پاویں پہاڑاں ۔۔۔ تو ذرہ ہوکے اُڑجاویں ہزاراں

وَمَا مِنْهَا شُهُوْرٌ اَوْ دُهُوْرٌ ۔۔۔ تَمُرُّ وَتَنْقَضِيْ اِلَّا اَتَا لِيْ
مہینہ یا زمانہ جب کہ آوے ۔۔۔ مجھے احوال سب اپنا سناوے

وَتُخْبِرُنِيْ بِمَا يَاْتِيْ وَيَجْرِيْ ۔۔۔ وَتُعْلِمُنِيْ فَاَقْصِرْ عَنْ جِدَالِيْ
کہے وہ نیک بد اسپر جو گذرے ۔۔۔ کہ یاراں نا کرو مجھ ساتھ جھگڑے

مُرِيْدِيْ هِمْ وَطِبْ وَاشْطَحْ وَغَنِّ ۔۔۔ وَافْعَلْ مَا تَشَاءُ فَالْاِسْمُ عَالِيْ
مریداں شوق سے تم راگ لاؤ ۔۔۔ میرے اس دور میں کرلو جو چاہو

مُرِيْدِيْ لَا تَخَفْ اَللّٰهُ رَبِّيْ ۔۔۔ عَطَانِيْ رِفْعَةً نِلْتُ الْمَنَالِ
مریداں نا ڈرو اللہ رب ہے ۔۔۔ کرم اسکا میرے پر روز و شب ہے

طُبُوْلِيْ فِي السَّمَاءِ وَالْاَرْضِ دُقَّتْ ۔۔۔ وَشَاؤُشُ السَّعَادَةِ قَدْ بَدَا لِيْ
میری نوبت دو جگ میں باجتی ہے ۔۔۔ یہی شادی مجھے سب ساجتی ہے

بِلَادُ اللّٰهِ مُلْكِيْ تَحْتَ حُكْمِيْ ۔۔۔ وَوَقْتِيْ قَبْلَ قَلْبِيْ قَدْ صَفَا لِيْ
سبھی ملکوں میں ہے فرمان میرا ۔۔۔ صفا حق نے کیا دل جان میرا

نَظَرْتُ اِلٰى بِلَادِ اللّٰهِ جَمْعًا ۔۔۔ كَخَرْدَلَةٍ عَلٰى حُكْمِ اتِّصَالِ
دو عالم مجھ نظر ایسا دکھانا ۔۔۔ جیسا جنگل میں ایک رائی کا دانا

وَكُلُّ وَلِيٍّ عَلٰى قَدَمٍ وَّاِنِّيْ ۔۔۔ عَلٰى قَدَمِ النَّبِيْ بَدْرِ الْكَمَالِ
نبیوں کے قدم پر اولیاء ہیں ۔۔۔ قدم مجھ پاس ختم الانبیاء ہیں

مُرِيْدِيْ لَا تَخَفْ وَاشٍ فَاِنِّيْ ۔۔۔ عَزُوْمٌ قَاتِلٌ عِنْدَ الْقِتَالِ
مریداں نہ ڈرو بدخواہ سیتی ۔۔۔ نہیں شیروں کو ڈر روباہ سیتی

اَنَا الْجِيْلِيُّ مُحْيِ الدِّيْنِ اِسْمِيْ ۔۔۔ وَاَعْلَامِيْ عَلٰى رَاْسِ الْجِبَالِ
لقب میرا محی الدین جیلی ۔۔۔ پہاڑے ہیں سو سب میرے طفیلی

اَنَا الْحَسَنِيُّ وَالْمِخْدَعُ مَقَامِيْ ۔۔۔ وَاَعْلَامِيْ عَلٰى رَاْسِ الرِّجَالِ
میں حسنی ہوں بڑا درجہ ہے میرا ۔۔۔ حکم سب مردوں کے اوپر ہے میرا

وَعَبْدُ الْقَادِرِ الْمَشْهُوْرُ اِسْمِيْ ۔۔۔ وَجَدِّيْ صَاحِبُ الْعَيْنِ الْكَمَالِ
اسم ہے عبد قادر میرا مشہور ۔۔۔ میرا سید ہے جد جوں ماہ پرنور

درود رضویہ

اعلیٰحضرت امام اہلسنت شاہ احمد رضا خاں بریلوی رحمۃ اللہ علیہ نے یہ درود شریف ترتیب دیا ہے۔ اسکی خوبی یہ ہے کہ تین مختصر درودوں کو یکجا کر دیا گیا ہے لہٰذا جو شخص ایک مرتبہ یہ درود شریف پڑھے گا وہ حقیقتاً تین مرتبہ درود پڑھنے کے ثواب کا حق دار ہوگا،

صَلَّى اللّٰهُ عَلَى النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ وَاٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ ۔ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلٰوةً وَّسَلَامًا عَلَيْكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ

علامہ الحاج ابوالحامد **محمد ضیاء اللہ قادری** اشرفی کی تصانیف



قادری کتب خانہ تحصیل بازار۔ سیالکوٹ ۹۰ سیٹھی پلازہ چوک علامہ اقبال سیالکوٹ

0336-8678692